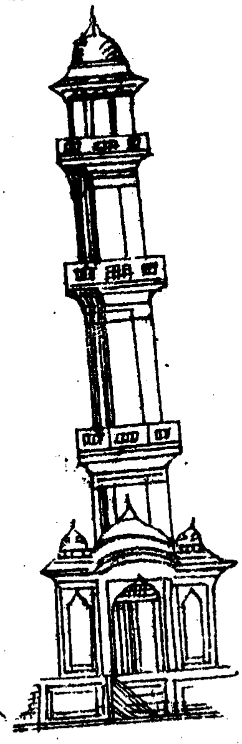
ڈاکٹر بشارت احمد

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷



الحکم

چونکہ ہم باتوں کی چہار در قادیان ہیں | دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الامان ہیں

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے (۲) خواص (و) والیان ریاست سے (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲ار

فہرست مضامین

نمبر (۳۵) قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ شعبان ۱۳۲۴ ہجری جلد (۱۰)

تازہ الہامات اور رؤیا

۹ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور میں نے خیال کیا کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اسکے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اسکے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور شہر میں ایک طرف جانے کا ارادہ کیا گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ کے سپرد کی گئی ہے اس کے بعد الہام ہوا اے عبد الحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے - اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے ... عبد الحکیم میرا نام رکھا گیا ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ... کوئی بیماری ... لاحق حال ہو ... ہے۔

دار الامان کا ہفتہ

۱ - اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام **حقیقت الوحی** کی تصنیف سے خدا کے فضل سے فارغ ہو چکے کتاب مکمل ہو کر لکھی گئی اور پریس میں آخری کاپیاں جا چکی ہیں۔ بہت ہی جلد اب کتاب مذکور شائع ہو جائیگی۔ حقیقت الوحی **۲۵** جزو کی کتاب ہوگی اور صرف ایک روپیہ قیمت پر ملا کرے گی یہ قیمت محصول ڈاک کے سوا ہوگی۔ اس کتاب کا پڑھ لینا ہر احمدی کا فرض ہونا چاہیئے۔ اسلئے کہ اس کتاب میں حضرت حجۃ اللہ نے تمام اعتراضوں کے شافی اور کافی جواب دیئے ہیں اپنی دعاوی کے دلائل اس قوت سے بیان کئے ہیں اور ایسے غیر مسبوق نکات معرفت کے لکھے ہیں کہ نہ آنکھ نے دیکھے نہ کانوں نے سنے۔

اس کتاب کے تمام و کمال چھاپنے کا فخر کارخانہ الحکم کے **انوار احمدیہ** پریس کو حاصل رہا کچھ کاپیاں ضرورتاً یہاں کے موجودہ مطابع نے بھی چھاپی ہیں تاکہ کتاب جلد شائع ہو جاوے۔ بہرحال خدا تعالیٰ کا احسان اور اسکا خاص فضل ہے۔ کہ ہمارا آقا و مولا۔ اپنے مقصد اور ارادہ میں **کامیاب** ہو گیا۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بغیر اگر کوئی شخص کسی قسم کا اعتراض کرے تو وہ **حق** کا خون کرنے والا ہوگا۔

۲ - مدرسہ تعلیم الاسلام کا سالانہ امتحان عنقریب ہونے والا ہے یعنی اسی اکتوبر کی آخری تاریخوں میں۔ مدرسہ کیلئے سیکنڈ ماسٹر کی **سخت ضرورت ہے گریجویٹ اور ٹرینڈ ہو تنخواہ** حسب لیاقت دی جاویگی۔ درخواستیں سکرٹری مجلس ناظم التعلیم کے نام آنی چاہئیں۔ احمدی گریجویٹوں کو خدمت قوم کے لئے ایک عمدہ موقع ہے اگر کوئی عالی ہمت بھائی ایثار نفس کر کے چلا آوے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حصہ لینے والا ہوگا +

لطیف یادداشتیں

الحکم کے ناظرین بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت مخدوم الملة کو روافض سے سخت بیزاری تھی۔ اور شیعیت کے ہلاک کرنے کے لئے آپ کو خدا تعالےٰ نے خاص جوش اور طریق عطا کیا تھا۔ اسلئے آپ شیعوں کی تالیفات کو جو انکے ہاں معتبر سمجھی جاتی ہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور اس پر نوٹ بھی کر لیا کرتے۔ آثارۃ الیھا شیعوں کی ایک زبردست کتاب ہے [illegible] آپ نے یادداشتیں لکھی ہیں اگر آپ کی زندگی وفا کرتی [illegible] گزرتی [illegible] ایسا ہی ان کی یادداشتوں [illegible] ایک یادداشت آپ نے لکھی ہے جو قرآن کریم کی شان [illegible] اس سے معلوم ہوگا کہ قرآن کریم کی عظمت اور محبت کس قدر آپ کے دل میں تھی اسکے لئے کیسی غیرت اور حمیت انہیں دکھی تھی۔

ایڈیٹر

کتاب الحجة تلت الیس تعلمون ان رسول الله کان هو الحجة من الله علی خلقه قالوا بلی قلت فحین مضی رسول الله من کان الحجة علی خلقه فقالوا القرآن فنظرت فی القرآن فاذا هو یخاصم به المرجی والقدری والزندیق الذی لا یؤمن به حتی یغلب الرجال بخصومته فعرفت ان القرآن لا یکون حجة الا بقیم۔ (اقول والقرآن هو القیم بنفسه کما قال قیمًا لینذر (الاٰیة کریمه) فما قال فیه من شیٔ کان حقًا فقلت لهم من قیم القرآن فقالوا ابن مسعود قد کان یعلم وعمر یعلم قلت کله قالوا لا فلم اجد احدًا یقال انه یعرف ذالک کله الا علیًا۔ فاشهد ان علیًا کان قیم القرآن وکانت طاعته مفترضة وکان الحجة علی الناس بعد رسول الله —

یہ ہے عقیدہ اور یہ ہے اہل شیعہ کا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم حجت اللہ نہیں ہے۔ اور وہ غیر کافی ہے اور وہ قیم نہیں بلکہ علی رضی اللہ عنہ قیم القرآن ہے اسپر مولانا مرحوم لکھتے ہیں۔

افسوس ان احمقوں نے قرآن کریم کی کوئی قدر نہ کی قرآن حق ہے اور ایک نظام رکھتا ہے اور خدا سے ہے اور ایک ہی غرض سکے لئے آیا ہے اور وہ ہدایت مستقیم ہے ضرور ہے کہ ایک ہی راہ اس سے ثابت ہو۔

وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله۔

جسطرح خدا فرماتا ہے وما خلقنا السموات والارض وما بینهما الا بالحق یعنی آسمان اور زمین کی بناوٹ ساری الحق کیطرف اشارہ کرتی ہے اور کوئی بھی ذرہ ذرات کائنات [illegible] کیطرف دلالت کرتا ہو خدا تعالےٰ کے غیر مقصود ہو اسلئے کہ خدا تعالےٰ کے ایک ارادہ ہے [illegible] اب چاہئے کہ خدا کے کلام اور اسکے کلام میں تطابق ہو اگر قرآن سے اور راہیں پیدا ہو سکتی ہیں تو وہ خدا کے فعل کے مخالف ہوگا اور اسلئے نعوذ باللہ خدا کا کلام نہ ہوگا۔ یہ محض غلط بات ہے کہ کوئی باطل فرقہ قرآن سے استدلال کر سکتا ہے اسکے استدلال بعینہ ایسے ہیں جیسے شیعوں نے خواہ نخواہ ساری آیتیں حضرت امیر اور آئمہ پر منطبق کر لیں اور جیسے نصرانی [illegible] توریت کو یسوع پر جماتے ہیں مگر یہ کوئی قوت اور غلبہ کی بات نہیں اور خصام پر غالب آنا نہیں یہ بعینہ ایسا ہی ہے جیسے ایک ہندو نے الم سے رام چندر اور لچھمن نکال لیا تھا اور جیسے ایک مسلمان نے فضول کوشش کی کہ پورانوں اور جوگ وشسٹ اور دساتیر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں نکالے یہ باتیں دانشمندوں کو غلطی اور اضطراب میں ڈال نہیں سکتیں اسلئے کہ حق و حقیقت ان فضولیوں سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم نے ہر دعوے کے ساتھ دلائل بیان کئے ہیں جو شخص دعوے کرے کہ میں فلح مؤمن اور عابد صالح ہوں اور میں خلیفة اللہ اور حجة اللہ فی الارض ہوں قرآن نے اس کے صفات و علامات بھی واضح کئے ہیں انکے اعمال اور نتائج اعمال مقرر کئے ہیں اور والعاقبة للمتقین سے ثابت کر دیا ہے کہ دعوی میں وہ صادق ہے یا کاذب اور کافروں منافقوں اور ظالموں کے بھی علامات مقرر کئے ہیں۔

میں کہتا ہوں قرآن کریم ایک ہی راہ کی طرف دلالت کرتا ہے مثلاً الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا۔

خدا تعالےٰ لوگوں کو اسوقت بھی اور قیامت تک عظیم الشان ترغیب دیتا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ہمت باندھو اور اپنے منافع عاجلہ اور آراموں اور شہوات دنیا اور حب جاہ وغیرہ کو جو سفر فی سبیل اللہ سے روکتا ہے یوں ترک کر دو جیسے اس شخص نے ترک کر دیا جو ایک خطرناک گھڑی میں رسول الٰہی کا ناصر بنا فقد نصره الله میں عظیم الشان اشارہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسوقت نصرت [illegible] مصائب سے تسلی و تسکین کا موجب ہوا۔ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الله معنا سے یہ اشارہ کر دیا ہے کہ الوہیت الٰہی کا حقیقی مقتضا ہے کہ تو اور میں کفار کے شر سے بچ رہیں اسلئے کہ الوہیت الٰہی کی عظمت اور اعلا میرے اور تیرے وجود پر منحصر ہے اب یہ خدا تعالےٰ کے کلام کی ایک صداقت ہے اور خدا تعالےٰ کے کام نے عملاً اس کی صداقت ظاہر کر دی اور دکھا دیا کہ کیونکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس غار سے بچ کر نکلے اور کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے آدم اوّل اور آدم ثانی ہوئے۔ میرا دعوے ہے کہ قرآن کریم ایک ہی راہ اور اقوم راہ کی طرف دلالت کرتا ہے اب یہ ایک واقعہ ہے اور قرآن کریم کے منطوق کی ایک شہادت ہے اور ایک ہی وجود باجود ابوبکر کی ذات پاک کے لئے ہے ہماری یہ حجت نہیں خدا تعالےٰ کی یہ حجت قیامت تک منکرین خلافت صدیق وعزت و وجاہت صدیقی پر ہے۔ شیعہ بیچاروں کا خیال ہے کہ قرآن رولا ڈالنے والی کتاب ہے (نعوذ باللہ) اور اس سے ہر ایک اپنے اپنے مقصد کی بات سیدھی کر لیتا ہے اب میں شیعوں کو کہتا ہوں کہ اس سے اپنے فرضی اور ناکام سلسلہ کی کامیابی نکال دیجئے۔ اور ان ناکاموں میں سے کسی ایک کو اس کا مصداق تو بنا دیجئے۔ دونه خرط القتاد۔

اور پھر قرآن کہتا ہے یرثها عبادی الصالحون توریت کی پیشگوئی متعلق تھی یہود کے مذہب کی ذلت اور ان سے خروج نبوت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اور آپکے آل یعنی اتباع میں آنے کی یہ قطعی نشانی تھی اور ضرور تھا کہ وہ ارض مقدسہ اسلام میں آجاوے۔ اسلئے کہ خدا تعالےٰ نے نبوتوں کا مدار اسی طرح کے وعدوں کے تحقق پر رکھا ہے اس خدا تعالےٰ کی عظیم الشان پیشگوئی کو جو یہود کے مذہب کی برکتیں اور اسلام کے بابرکت ہونے میں قول فیصل تھی اور اسلام کی ابدی زندگی اسپر موقوف تھی تاکہ ثابت ہو جاوے کہ جس طرح مکی دین سب انبیاء اسرائیل کی تعلیمات کا جانشین ہو گیا ہے اسی طرح ظاہری طور پر بھی انبیاء اسرائیل اور بنی اسرائیل کی جاے فخر ارض مقدس پر بھی قبضہ پا لیا ہے۔

احمق کہتا ہے کہ سلطنتیں اور بادشاہیاں [illegible] کی دلیل نہیں یہ بات خدا تعالےٰ کی سنتوں کی ناسمجھی سے پیدا ہوتی ہے۔ [illegible] اور خزی اور عذاب مهین [illegible] کا مفہوم ہی کیا ہے اور الفرقان [illegible] کہا گیا ہے اور اسپر فخر کہا گیا ہے [illegible] اور دعووں میں تو سب راستی پر ہونے کا فخر کر سکتے ہیں خدا تعالےٰ نے اپنے صادق اور [illegible] اور ولیوں اور [illegible] کے ساتھ یہ مستمرہ سنت رکھی ہے۔ کہ وہ ادیان کے نشو و نما کے وقت طرف مقابل کی جہالت اور روحانیت پر معتًا دظاہرًا غالب اور قابض ہو جایا کرتے ہیں۔

اب میں کہتا ہوں کہ یہ لازوال فخر قرآن کریم کی عزت رکھنے کا رسول قرآن کی عزت رکھنے کا خدائے قرآن کی عزت رکھنے کا فاتح بیت المقدس عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملا اور اسی کو ملا من دون غیرہ اور قسم بخدا لئے عزوجل یہ ایسا فخر ہے کہ قیامت تک اسکے سوا کسی کو نصیب نہ ہوگا۔ ممکن نہیں کہ کوئی شخص کسی نامراد اور ناکام کو یہی فخر دے [illegible]؟

میری روح گواہی دیتی اور روح القدس سے بھر کر گواہی دیتی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی روحوں نے اسوقت عمر فاروق پر صلوات وسلام پڑھا۔ اسلئے کہ وہ گواہی دے چکے تھے اور خدا تعالےٰ کو موثق میثاق کے دے چکے تھے۔ قالوا اقررنا کہ وہ رسول عربی کے دین کی نصرت کریں گے اور وہ منتظر تھے

حصۂ نظم

حضرت مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ نے ایک ذوق پسند طبیعت اور فطرت پائی تھی۔ اور اسکے ساتھ ہی آپ کو شعر وسخن کا مذاق بھی خوب تہا۔ اوائل عمر میں اردو فارسی میں اکثر شعر کہا کرتے تھے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ آپکے کلام میں بگڑی ہوئی شاعری کا کوئی نمونہ پایا نہیں جاتا۔ بلکہ اسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت اور قرآن کریم کے اعجاز کا ذکر موجود ہے جس سے آپ کی پاکیزہ فطرت اور حلاوت ایمان کا پتہ لگتا ہے۔ مفصل بحث آپکے شاعرانہ مذاق پر آپ کی لائف میں انشاء اللہ کرونگا۔ اس مقام پر مجھے آپ کا کچھ کلام درج کرنا مقصود ہے۔ یہ میں ایک سال پہلے ظاہر کر چکا ہوں کہ مخدوم مرحوم صافیؔ تخلص کرتے تھے جو آپ کی صفائی دلی کی دلیل ہے۔ فارسی۔ اردو۔ عربی میں شعر کہہ لیتے تھے اور میں تینوں کا نمونہ دکھاؤنگا۔ ایڈیٹر۔

قصیدہ در نعت سرورِ کائنات سیدِ موجودات احمدِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

عندلیب نو گرفتارم نواہا میزنم
بے گل روئے کسے باہو ویا ہا میزنم

کس ہمہ نالہ [illegible]
بر فراقِ دوستاں بانگِ وریغا میزنم

بعد زیں [illegible]
سر بہم زیں جا و پے در کوہ دورہا میزنم

از سرِ دو [illegible]
حیرت سیری بادلِ دلہا آسا میزنم

من [illegible] سنگ لال
کوشہا کرشد سرودِ رازِ تنہا میزنم

پیش [illegible]
نقش بملک ودولتِ کاؤس وکسریٰ میزنم

غرق [illegible]
کوس [illegible] فی دلقی سواد [illegible] میزنم

آں [illegible]
[illegible] پروازی بہ بام [illegible] میزنم

بہر [illegible]
منکہ ذرہ [illegible] عنقا میزنم

لن ترانی [illegible]
ہم چنیں گلبانگ ارنی [illegible] میزنم

خامشی [illegible]
ناں کجا مرد نبردی [illegible] میزنم

حشمت [illegible]
دفتر دل بسیار شد [illegible] میزنم

خیرہ [illegible]
چوں ایں عالم ہمچو خور برق تجلی میزنم

خدمتے یاران خود [illegible]
مشتِ خاشاک خسے درچشم اعدا میزنم

منکہ [illegible] گل [illegible]
اینچہ بے آہنگ ساز بے سرو پا میزنم

راست میگویم کہ [illegible]
یار دشمن را صلائے اندروں آہا میزنم

رستگاری نیست چوں [illegible]
کف بدامانِ حق [illegible] میزنم

متکائے الّقا از افتخار نعت تو
لاف پیشے بر ہمہ [illegible] میزنم

جز تو چوں حرفِ غلط از لوحِ دل حک کردہ ام
بیتو از جوش ہر اشک امواج دریا میزنم

در خیال سرو قدت اے مرادِ خاطرم
کوہ بکوہ گلبانگ گو گو مثل [illegible] میزنم

آں جہاں افروز تو ہے کز جلال ذات او
داغ ظلمت ذرہ بر خورشید رخشا میزنم

خاتم الانبیاء رسولے کز کمال شرع او
خود نشستے بر سر جملہ صحفہا میزنم

حلقہ در گوش وفائے سنت پاکش [illegible]
پشت پا بر سر تقلید آبا میزنم

تا صراطِ مستقیم راست در خاطر نشست
خندہ بر تجرہ رو [illegible] چلیپا میزنم

خاطرے دارم تولا زادۂ اصحاب او
بر سر اعدائے شان سنگ [illegible] میزنم

گوشۂ چشمی ز تو صافیؔ ہمیدارد امید
مست شد حلقہ باب معالی میزنم

(۱۵ ستمبر ۱۸۹۸ء تحریر شد)

ولہ

(انتخاب از اردو)

(خطاب بہ نصاریٰ)

اے عزیزو ذرا انصاف کی آنکھیں کھولو
کب تک آنکھوں پہ چاندی کا غشاوہ ہوگا

کیوں ہو تم شیفتہ اس ابیض نورانی کے
ثمرہ اس زر کی محبت کا فتکوئی ہوگا

کام لو چشم بصیرت سے تامل تو کرو
اعمیٰ اس جا جو رہا واں بھی وہ اعمیٰ ہوگا

محشر کے متعلق

جبکہ ہنگامہ بپا ارض وسما کا ہوگا
ناگہاں شور عجب خلق میں برپا ہوگا

شدتِ حرقتِ خورشید بہانتک ہوگی
مثل دریا کے وہاں بہتا پسینہ ہوگا

فرط دہشت سے پھریں مثل سکاری مردم
لرزہ اندامون پہ اک قہر وبلا کا ہوگا

مرضعہ بھولیگی واں طفل رضیع کو اپنی
باپ بیٹے سے وہاں کرتا کنارا ہوگا

ایسے میدان جگر تاب میں بتلائے کوئی
کس کا دہشت سے کلیجہ نہ دھڑکتا ہوگا

نفسی نفسی سبھی بولیں گے نبی ومرسل
کون اسوقت میں واں اُمتی کہتا ہوگا

صاحبِ درجۂ مقبول ومقام محمود
وعدہ ان یبعثک ربک پورا ہوگا

یکہ وجلد یہ لیس اس پاک نبی کا دامن
عاصیو سر پہ تمہارے یہی سایہ ہوگا

شدتِ عطش سے ہو جبکہ زباں کانٹے سی
حوضِ کوثر پہ لئے کاس وہ آقا ہوگا

خوش ہو لے اُمتِ احمد تمہیں ڈر کیا ہی؟
حضرتِ احمد مرسل سا شفیعا ہوگا

صافیؔ جب جانونگا انجام میرا خوب ہوا
مرتے دم منہ سے اگر کلمہ نکلتا ہوگا

مخدوم الملۃ کا ایک خطبہ

(جو ۱۴-اکتوبر ۱۹۰۵ء کو آپ نے پڑہا)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝

اور ان لوگوں نے کہا کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے تم نے تو ایسی بُری اور بری نامناسب بات کہی ہے کہ قریب ہے اس سے آسمان پہٹ جاویں اور زمین شق ہو جاوے۔ اور پہاڑ چورچور ہو کر گر جاویں۔ اس بات سے کہ رحمٰن کے لئے بیٹا پکارتے ہیں۔ رحمٰن کی شان نہیں کہ بیٹا بنائے اسلئے کہ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے وہ اسکے بندے ہیں اور بندہ ہونے کی حالت میں اسکے حضور حاضر ہونے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ آیتیں ایک عقیدے کی نسبت بڑی غور کی قابل ہیں آسمانوں کا پہٹ جانا زمین کا پارہ پارہ ہونا اور پہاڑوں کا چورہ چورہ ہو جانا کوئی معمولی اور چھوٹی سی بات نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں یہہ نہایت ہی مکروہ اور قبیح فعل ہے جس سے اسقدر شدید غضب اللہ تعالیٰ کی ذات میں پیدا ہوا۔ اور اسکے اظہار کے لئے ان کلمات کو اسنے استعمال کیا۔ قرآن مجید کو غور سے پڑھ جاؤ اسمیں کسی عقیدہ کی نسبت ایسے خوفناک الفاظ نہیں بولے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا عقیدہ ہے جس سے زمین لعنتی ہو جاتی ہے۔ یہ عقیدہ عیسائیوں کا ہے جنہوں نے مسیح کو جو خدا تعالےٰ کا عاجز بندہ ہے خدا کا بیٹا اور خود خدا بنایا۔ اس عقیدہ میں ضرور ہے کہ کوئی امر ایسا ہو کہ اس سے خدا تعالےٰ کا غضب بھڑکے۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کی ذات بے نیاز ہے اس سے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بناوے کیونکہ اُس کے حضور سب ذلیل ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی عیسائی موجود تھے۔ اور انکا یہہ عقیدہ بھی تھا

کرکب بیت المقدس کی آبرو مکہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور الحق کو پورا استحقاق ملتا ہے میں علےٰ وجہ البصیرۃ اس بات کو کہتا ہوں کہ بیت المقدس کے فاتح میں تمام ارواح انبیاء کی بروزی طور پر داخل تہیں اور اسکے لب نے فاروق کو مبارکباد دی۔

اور سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ میں صاف اشارہ تہا کہ مسجد حرام کا ذیل مسجد اقصیٰ تک پہونچ جائیگا۔ یعنے اسپر حاوی ہوجائے گا۔ اور اقصیٰ کے لفظ سے یہہ اشارہ بہی ہے کہ اس تمام عالم میں یہ دین پہیل جائیگا۔ جہاں جہاں خدا نے ارادہ فرمایا ہے کہ ازلی سعید روح خدا کی عبادت کرے۔ اب خوب غور کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کے لئے غور کرو کہ وہ روحانی سیر رسول کریمؐ کی کس بات کی مقتضی یا پیشگوئی تہی اس میں قطعی اشارہ تہا کہ بیت المقدس اسلام کے قبضہ میں آجائیگا۔ اسلئے اس سورۃ شریفہ کا نام بنی اسرائیل ہے اور بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے کہا ہے

ان ھذا القراٰن یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المومنین الذین یعملون الصٰلحٰت ان لھم اجرًا کبیرا وان الذین لا یومنون بالاٰخرۃ اعتدنا لھم عذابًا الیمًا ۝

یعنے یہ قرآن ایسی بات بتاتا ہے جو بڑی پختہ ہے یعنے جسپر قوم کے قیام و قوام کا مدار ہے اور اس دعوے کا ثبوت یہ ہے کہ مومن یعنی قرآن کے پیرو اجر کبیر یعنی عزت اور وجاہت اور خلافت کے وارث ہوجائیں گے اور بنی اسرائیل کی نبیوں کی نبوت کے مذاق پر اور ان کی پیشگوئیوں کی تصدیق و تکمیل کیلئے مسجد اقصیٰ کے وارث ہوجائیں گے۔ جو تمہارے باپ دادوں کو وعدہ دیا گیا تہا پر تم اپنی بے ایمانی اور بدعملی کے سبب سے اسکے وارث نہ ہوئے اور یوں اسلام کی حجت توریت کے دین و ملت پر غالب اور پوری ہوجائیگی۔

غرض

قرآن کی سچائی کیلئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کی تصدیق کے لئے بیت المقدس کا ظاہری طور پر فتح ہونا ازبس ضروری تھا اور یہہ فخر عمر فاروقؓ کو ملا۔

مبارک ہو تجہے اے عمرؓ کہ تونے خدا کی باتیں پوری کیں۔

اب میں کہتا ہوں کہ اگر قرآن سے کوئی اور فرقہ سند لے سکتا ہے یا تم اس راست باز کے دشمن ہو اسکے خلاف اس میں سے نکال کر تو دکہلاؤ۔ اور ان نامرادوں کے گروہ میں سے کسی ایک کو پیش کرو جسنے یہ عملی فخر لیا ہو۔

ایک ناتمام مضمون

خدا تعالیٰ نے مخدوم الملتہ کے دل میں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور انکی گم شدہ عزت کے بحال کرنے والے موعودؑ کے لئے ایسی غیرت اور جوش ڈالا تہا کہ وہ جہاں کوئی اعتراض حق پر پاتا سب سے اول آپکی روح اسکے جواب دینے کے لئے اچہل پڑتی۔

اور جہانتک ممکن ہوتا وہ پورے زور اور جوش کے ساتہہ باطل کا مقابلہ کرتے اور جن جن سوراخوں اور پہلوؤں سے منحوس باطل در آسکتا یا اسکا اندیشہ کیا جاتا انہیں راہوں کو اسپر حملہ کرتے اور اسکا سر کچل دیتے۔ یہہ بہی تجربہ شدہ بات تہی کہ جب انکا کوئی آرٹیکل نکلتا تو مخالف دنیا میں ایک شور مچ جاتا اسکی وجہ یہہ تہی کہ وہ دب کر کبہی باطل سے صلح نہیں کرنا چاہتے تہے بلکہ اسے ایسے طور پر کچلنے کی سعی کرتے تہے جو وہ پہر سر اٹہانے کے قابل ہی نہ رہے

ذیل میں جو ایک نہایت ہی مختصر ناتمام مضمون میں درج کرتا ہوں یہہ ثبوت ہے اس جوش اور غیرت کا جو حق کیلئے آپ کو بخشا گیا تہا۔ اس مضمون پر اگر آپ کو بحث کا موقع ملتا تو سیر کن بحث ہوتی مشیت ایزدی یہی تہی کہ اسکو ناتمام چہوڑ کر عمل جاریہ کے رنگ میں چلدیں! تاہم اس میں بہی جو کچہہ لکہدیا ہے اس میں ایک ہی نکتہ ایسا قابل قدر ہے جو آئیندہ کیلئے اس بحث کا خاتمہ کردیتا ہے۔ ایڈیٹر۔

عصمت استغفار۔ اور ذنب کی حقیقۃ

جب سے لاہور کے بشپ نے نبی معصوم پر لیکچر دیا ہے عام طبیعتیں جوش اور شوق سے اسطرف مائل ہوگئی ہیں کہ مسئلہ عصمت انبیاء کی حقیقت سے واقفیت پیدا کریں بعضوں نے اسپر کسی قدر لکہا بہی ہے مگر مجہے خوف ہے کہ انکی تائید جو نادانی سے پیدا ہوئی ہے اور یہی اس مسئلہ کو دہندلا بنا دینے کی موجب نہ ہوگئی ہو۔ کلکتہ کے ایک مشنری پرچہ میں جسکا نام اپیفنی ہے اور جو کثیر التعداد اور مفت شائع ہوتا ہے بہت دلنشین رنگ میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کئے جا رہے ہیں اور سر توڑ کوشش کیجاتی ہے کہ کل نبیوں کو جنمیں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شامل ہیں غیر معصوم ثابت کیا جائے گو میں کلام کو درازی سے بچانے اور فہم کے ساتہہ زیادہ قریب کرنے کیلئے ان اعتراضوں کے جواب کے حد سے باہر نہ جاؤں گا جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر کئے جاتے ہیں اور میں اپنی تئیں اس بہاری بوجہہ سے اسوقت سبکدوش سمجہونگا جبکہ ان الفاظ کی حقیقت کو خدا تعالےٰ کے کلام سے اسکے سیاق و سباق اور اس کے اپنے سچے منشا سے واضح طور پر بیان کروں گا اسلئے کہ دشمن نے انہیں الفاظ کو نیچہ مار کر وہ نتیجہ نکالا ہے جس سے نادانوں کی نگاہ میں نور کے فرشتوں کو تاریکی کے فرزند ثابت کیا ہے۔

متمدن اور مذہبی دنیا میں دو قوموں نے ان باتوں پر سخت توجہ کی ہے اور جہانتک انکی زبان اور قلم میں زور تہا خدا کے کل راست بازوں کو آدم سے لیکر آخر تک تباہ کار اور بد چلن ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جسطرح ایک زیرک اور ذکی موجد رات دن دماغی طاقتوں کو جلا دینے میں لگا رہتا ہے اور مصنوعات قدرت کے میدان میں ایک اتہک سرگردان کیطرح ادہر ادہر دوڑتا پہرتا ہے کہ کوئی نئی بات پیدا کرے جو ابنائے جنس کو مفید ہو اسی طرح بلکہ اس سے بہی زیادہ دو قوموں نے قدسیوں کے عیب براری اور عیب شماری میں اتہک کوشش کی ہے بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح ایک شیدائی جناب ایزدی خداوند کریم کی نام کے ورد میں نہ رات کی سنسان گہڑیوں میں تہکتا و اکتاتا ہے اور نہ دن کے مشغلوں سے بہری ہوئی گرمی ہنگامہ اسے خدا کی طرف سے اپنی طرف کہینچ سکتی ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بہی زیادہ دو قومیں خدا کے برگزیدوں اور مسیحوں کی بدگوئی اور خوردہ گیری میں خوشوقت ہوتی ہیں۔ اس مقام پر ایک اہل دل گہبراجاتا اور دل کو پکڑ لیتا اور اس مشکل کے حل کرنے سے اسکے ناخن دانش عاجز ہوجاتے ہیں کہ انسانی فطرۃ کو یہ کیسا زنگ اور داغ لگ گیا ہے جسنے اسے غایت آفرینش پر پہنچنے اور کمال انسانی کو حاصل کرنے سے محروم کر دیا ہے۔ نکتہ چینی اور عیب شماری سخت تلخ کام ہے اور فطرۃ انسانی اصلاً ایسی نہیں بنائی گئی کہ اس ناگوار شغل کو محبوب بالذات سمجہے اور اس مشغلہ سے معمور الاوقات ہونا پسند کرے۔ پہر یہ کیسا قابل نفرت جذام ہے جو اسے لگ گیا ہے۔ حقیقت میں کسقدر حیرانی اور افسوس کی بات ہے کہ عیسائیوں اور شیعوں نے کس راہ پر قدم اٹہایا اور کس بات کو مذہب حق اور ایمان سمجہا ہے۔ ان دونوں قوموں کے ایمان کی جان اور ان کے مذہب کی زندگی اور ان کے کل کاروبار کا دارمدار اس پر ہے کہ خدا تعالیٰ کے قدسیوں کو گناہ گار اور حرام کار ثابت کیا جاوے۔ سبحان اللہ ان مذہبوں کا شہتیر کیا ہی خوب ہے اور ان کی دیوار کی چٹان کیا ہی عجیب ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کے بزرگ اور راستباز نبی اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیل الانبیاء قدوس اصحاب بدکار اور ناہنجار ثابت ہوں تو یہ مذہب سچے اور بصورت میں انکا قیام و قوام ہے اور اگر وہ برگزیدے پاک باز اور بے عیب ثابت ہوں توان مذہبوں کا شہتیر ٹوٹ گیا!!!

[یہہ مضمون اسی قدر لکہا گیا تہا لیکن اسکے کیسا ملتا ہوا ایک ٹکڑا میں انکی آخری ناتمام تصنیف سے اسجگہ دینا ضروری سمجہتا ہوں جو مناسب موقع ہے۔ (ایڈیٹر)]

شیعان پاک کے عقاید اور ان کے پاک دلونکی پاک باتیں۔ انکے حالات اور عقائد اور اقوال کو دیکہکر ایک محقق کو سخت مشکل پیش آتی ہے کہ ان کو زیادہ عقلمند معقول پسند تسلیم کرے۔ یا نصاریٰ کو۔ نصاریٰ کل نبیوں کو بدکار گنہگار ناشدنی ہر ناشدنی افعال کے مرتکب ہی مانتے ہیں۔ اور یا یہہ نہیں دکہاتے یا دکہا نہیں سکتے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی سزا ان کو کیا ملی۔ گناہ تو ایک زہر ہے جسکا کہانا انسان کے صحیح جسم میں روحانی جذام کے خواص پیدا کردیتا ہے جس طرح ظاہری جذام سے اعضا سڑنے اور الگ ہونے شروع ہوجاتے ہیں اسی طرح گناہ کے جذام سے خدا تعالیٰ سے تمام تعلقات انسان کے کٹ جاتے ہیں۔ دنیا میں یہ نظارہ ہم ہمیشہ دیکہتے ہیں کہ ہر ایک قسم کی بدکاری۔ بدچلنی اپنے ساتہہ ایک لعنتی داغ رکہتی ہے جو انسان کی سچی صحیح راستبازی کی حالت کی خلاف ایک الگ اور نئی منحوس حالت پیدا کردیتی ہے۔ انسانی معصیت اور اطاعت اپنے بزرگوں اور مطاعوں کی نسبت دو جدا جدا حالتیں پیدا کرتی ہے یہ عجیب تعریف گناہ کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک شخص گنہگار بہی ہو اور وہ تمام انعام اور فضل بارش کیطرح اسپر برسیں جو ضرور تہا کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اطاعت کا ثمرہ ہوتے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں اپنے برگزیدہ بندوں کی جو صفات اور علامات اور آیات بیان فرمائی ہیں اور اپنے کام کے واسطے سے جو نصرت اور بزرگی اور بڑائی کسی شخص کو دی ہے ان سب امور کا مجموعہ ہم انبیا کی پاک ذات کو پاتے ہیں نصاریٰ کا یہ فرض تہا کہ اول گناہ کی تعریف اور اسکے اقسام کی تحدید کرتے پہر ان ثمرات اور نتائج

(اس سے آگے پڑھو صفحہ ۶ کالم ۳)

حصۂ نظم

حضرت مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ نے ایک ذوق پسند طبیعت اور فطرت پائی تھی۔ اور اسکے ساتھ ہی آپ کو شعر و سخن کا مذاق بھی خوب تھا۔ اوائل عمر میں اردو فارسی میں اکثر شعر کہا کرتے تھے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ آپکے کلام میں بگڑی ہوئی شاعری کا کوئی نمونہ پایا نہیں جاتا۔ بلکہ اسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت اور قرآن کریم کے اعجاز کا ذکر موجود ہے جس سے آپکی پاکیزہ فطرت اور صلاحیت ایمان کا پتہ لگتا ہے۔ مفصل بحث آپکے شاعرانہ [illegible] پر آپکی لائف میں انشاء اللہ کرونگا۔ اس مقام پر صرف آپکا کچھ کلام درج کرنا مقصود ہے۔ یہ میں ایک سال پہلے ظاہر کر چکا ہوں کہ مخدوم مرحوم صافی تخلص کرتے تھے جو آپکی صفائی دلی کی دلیل ہے۔ فارسی۔ اردو۔ عربی میں شعر کہہ لیتے تھے اور میں تینوں کا نمونہ دکھاؤنگا۔ ایڈیٹر

قصیدہ در نعت سرور کائنات سیّد موجودات احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم

عشق بیں [illegible] ابا میزنم — بے گل روئے کسے با ہو و یا ہا میزنم
کس [illegible] نالہاں افتادہ [illegible] — بر فراق دوستاں بانگ و دریغا میزنم
بعد ازیں [illegible] — سرو ہم زیں جا و پے در کوہ و دریا میزنم
از سر [illegible] — حرف سری با دل دیوانہ آسا میزنم
من [illegible] سکریلاں — گوشہا کہ شد [illegible] راز تنہا میزنم
پیش [illegible] کروں — لنت بر [illegible] دولت کاؤس کسریٰ میزنم
غرق [illegible] — کوس فی دلقی [illegible] میزنم
آں ہمائم [illegible] — بال پروازی بہ بام [illegible] میزنم
بہر [illegible] دام [illegible] — منکہ [illegible] میزنم
لن ترانی [illegible] — ہم چنیں [illegible] میزنم
خامشی [illegible] — ہاں کجا [illegible] آمد میزنم
شہ [illegible] — ذوق دل بسیار شد [illegible] میزنم
خیرہ گردد [illegible] — چوں [illegible] برق تجلی میزنم
خدشے [illegible] — مشت خاشاک خسے در چشم اعدا میزنم
منکہ [illegible] — اینچہ بے آہنگ سازے بے سر و پا میزنم
راست میگویم کہ در ایوان جنت [illegible] خوش — یار و دشمن را [illegible] اندروں آ میزنم
رستگاری نیست چوں زیں گلشن [illegible] — کف بدامان حق تعالےٰ میزنم
متکائے اتقا از افتخار نعت تو — لاف پیشے بر ہمہ اقران [illegible] میزنم
جز تو چوں حرف غلط از لوح دل حک کردہ ام — بلکہ از جوش [illegible] امواج دریا میزنم
در خیال سرو قدت لے مراد خاطرم — کو بکو [illegible] میزنم
آں جہاں افروز نورے کز جلال ذات او — داغ ظلمت ذرہ بر خورشید رخشا میزنم
خاتم الانبیاء رسولے کز کمال شرع او — خود [illegible] بر سر جملہ صحفہا میزنم
حلقہ در گوش وفائے سنت پاک وے ام — پشت پا بر سر تقلید آبا میزنم
تا صراط مستقیمہا راست در خاطر نشست — خندہ بر کجرو [illegible] چلیپا میزنم
خاطرے دارم تولّا زادہ احباب او — بر سر اعدائے شان سنگ تیرا میزنم

صافی گوشۂ چشمی ز تو ہم امیدوار دامیا — [illegible] حلقہ باب معلیٰ میزنم

(۱۵ ستمبر [illegible] تحریر شد)

ولہ

(انتخاب از اردو)

(خطاب بہ نصاریٰ)

اے عزیزو ذرا انصاف کی آنکھیں کھولو — کب تک آنکھوں پہ چاندی کا غشاوہ ہوگا
کیوں ہو تم شیفتہ اس ابیض نورانی کے — ثمرہ اس زر کی محبت کا فتکوی ہوگا
کام لو چشم بصیرت سے تامل تو کرو — اعمی اس جا جو رہا واں بھی وہ اعمی ہوگا

محشر کے متعلق

جبکہ ہنگامہ بپا ارض و سما کا ہوگا — ناگہاں شور عجب خلق میں برپا ہوگا
شدت حرقت خورشید یہانتک ہوگی — مثل دریا کے وہاں بہتا پسینہ ہوگا
فرط دہشت سے پھریں مثل سکاری مردم — لرزہ اندا موں پہ اک قہر و بلا کا ہوگا
مرضعہ بھولیگی واں طفل رضیع کو اپنی — باپ بیٹے سے وہاں کرتا کنارا ہوگا
ایسے میدان جگر تاب میں بتلائے کوئی — کس کا دہشت سے کلیجہ نہ دھڑکتا ہوگا
نفسی نفسی سبھی بولیں گے نبی و مرسل — کون اسوقت میں واں اُمتی کہتا ہوگا
صاحب درجۂ مقبول و مقام محمود — وعدہ ان یبعثک ربک پورا ہوگا
پکڑو جلد لپیے بس اس پاک نبی کا دامن — عاصیو سر پہ تمہارے یہی سایہ ہوگا
شدت عطش سے ہو جبکہ زباں کانٹے سی — حوض کوثر پہ لئے کاس وہاتا ہوگا
خوش ہو لے اُمت احمد تمہیں ڈر کیا ہی؟ — حضرت احمد مرسل سا شفیعا ہوگا

صافی جب جا لونگا انجام میرا خوب ہوا
مرتے دم منہ سے اگر کلمہ نکلتا ہوگا

مخدوم الملۃ کا ایک خطبہ

(جو ۱۲-۱۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو آپ نے پڑھا)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝

اور ان لوگوں نے کہا کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے تم نے تو ایسی بُری اور بڑی نامناسب بات کہی ہے کہ قریب ہے اس سے آسمان پھٹ جاویں اور زمین شق ہو جاوے۔ اور پہاڑ چور چور ہو کر گر جاویں۔ اسبات سے کہ رحمٰن کے لئے بیٹا پکارتے ہیں۔ رحمٰن کی شان نہیں کہ بیٹا بنائے اسلئے کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے وہ اسکے بندے ہیں اور بندہ ہونے کی حالت میں اسکے حضور حاضر ہونے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ آیتیں ایک عقیدے کی نسبت بڑی غور کی قابل ہیں آسمانوں کا پھٹ جانا زمین کا پارہ پارہ ہونا اور پہاڑوں کا چورہ چورہ ہو جانا کوئی معمولی اور چھوٹی سی بات نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ نہایت ہی مکروہ اور قبیح فعل ہے جس سے اسقدر شدید غضب اللہ تعالیٰ کی ذات میں پیدا ہوا۔ اور اسکے اظہار کے لئے ان کلمات کو اسنے استعمال کیا۔ قرآن مجید کو غور سے پڑھ جاؤ اسمیں کسی عقیدہ کی نسبت ایسے خوفناک الفاظ نہیں بولے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا عقیدہ ہے جس سے زمین لعنتی ہو جاتی ہے۔ یہ عقیدہ عیسائیوں کا ہے جنہوں نے مسیح کو جو خدا تعالےٰ کا عاجز بندہ ہے خدا کا بیٹا اور خود خدا بنایا۔ اس عقیدہ میں ضرور ہے کہ کوئی امر ایسا ہو کہ اس سے خدا تعالےٰ کا غضب بھڑکے۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کی ذات بے نیاز ہے اس سے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بناوے کیونکہ اس کے حضور سب ذلیل ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی عیسائی موجود تھے۔ اور انکا یہ عقیدہ بھی تھا۔

لیکن اسوقت اس عقیدہ کی ایسی خرابیاں اور اس کے متعلق ایسا تعصب تھا کہ ایسا غضب الٰہی پیدا ہوتا جس طرح پر دوسرے بت پرست بت خانوں میں لنگ اور گنیش کی پوجا کرتے ہیں اسی طرح پر کیتھولک قوم کی حالت تھی۔ پھر اس قدر غضب کا جو خطرہ بیان کیا ہے کہ آسمان پھٹ جاویں۔ اور پہاڑ چور چور ہو جائیں۔ اس سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ خدا کے کلام میں اس مذہب کے حقیقی فتنہ کی ایک پیشگوئی ہے۔ جب وقت وہ پھیل جاوے گا تو اسوقت غضب الٰہی اسی طرح پر بھڑکے گا۔ کیونکہ اس کے ضرر عام ہو جائیں گے۔ اور خدا تعالےٰ کے راستبازوں اور قدوسوں کی سخت توہین۔ اور تذلیل کیجاوے گی۔ اور ہر قسم کی بدیاں اور بدکاریاں شیر مادر کی طرح حلال سمجھ لی جاویں گی پس یہ بالکل سچی بات ہے کہ اس آیت میں اس زمانہ اور وقت کی پیشگوئی ہے جب اس خطرناک عقیدہ کی طرف عام میلان اور رجوع ہوگا اور اس کے مضر نتائج پیدا ہونے لگینگے میں سچ کہتا ہوں اور تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس دشمن اسلام عقیدہ کو سر اٹھانے کی طاقت اور توفیق نہ تھی آپ کی پُر شوکت فتح طاقت کے آگے یہ بالکل دب گیا ہوا تھا۔ اور کوئی غیر مذہب اسلام کے بالمقابل اس دریدہ دہنی سے حملہ نہ کر سکتا تھا۔ جیسے آج حالت ہو رہی ہے اُسوقت نہ تو ان عیسائیوں کو یہ حوصلہ اور ہمت تھی اور نہ یہود کو اور نہ دوسرے مشرکین اور کفار کو۔ اسلام کی قوت اسکی شوکت اور طاقت کے سبب مغلوب تھے یہانتک کہ قیصر کی سلطنت کو بھی مٹا دیا اور کسریٰ کے عہد حکومت کا خاتمہ کر دیا اور یہودیوں کی شریر قوموں بنو نضیر اور بنو قینقاع کو بھی نیست و نابود کر دیا اور **اسلام** عام طور پر پھیل گیا تھا۔ پھر **فاروق اعظم** رض کے عہد میں تو اور بھی شوکت کا ظہور ہوا اور شام کی سرزمین میں بھی اسلام کا جھنڈا گاڑا گیا۔ پھر بنو امیہ بنو عباس کی سلطنت کے دنوں میں اور بھی سکہ اسلام کا بیٹھ گیا بلکہ ابتک بھی ان جگہوں میں اسلام ہی کی سلطنت ہے۔ پس وہ وقت ہرگز نہ تھا کہ اسلام۔ رسول کریم اور اللہ جلشانہ کی بے ادبی کریں۔ اور اسلام کی تردید میں وہ کوشش اور سعی کریں جو آج کر رہے ہیں تاریخ بتلاتی ہے کہ شروع اسلام سے لیکر گیارہ ساڑھے گیارہ سو برس تک بھی اس قسم کی باتیں ہنوز پیدا نہیں ہوئی تھیں کہ ایسی غضبناک

آتشیں الفاظ کے ظہور کے وقت آتا۔

اب یہ امر بالکل صاف ہے کہ یہ ایسے وقت کے لئے پیشگوئی ہے جبکہ مسیح ابن اللہ کے متعلق بڑا غلو ہوگا اور اسکی ابنیت کے لئے ہر قسم کے حیل اور تجاویز کو عمل میں لایا جاوے گا۔ اور اس عقیدہ کی اشاعت اور ترویج کے لئے خاتم النبیین اور کتاب اللہ۔ اور اللہ کی ذات کو اور تمام نبیوں کی بے عزتی کی جاویگی جس سے ہر قسم کی خرابیاں اور فسق و فجور کی ایک رو بہہ نکلے گی اور اسی سیلاب میں بڑے بڑے درخت اکھڑ جائیں گے۔ اور وہ زمانہ جسکی نسبت یہ پیشگوئی ہے ذرا سے غور سے ہم شناخت کر سکتے ہیں کہ وہ یہی زمانہ ہے کیونکہ اسپر کوئی حجاب اور پردہ نہیں وہ یہی دن ہیں۔ دیکھ لو کہ اس اعتقاد کے لئے کہ **مسیح ابن اللہ** ہے کس قدر زور دیا جاتا ہے سمندر کے پانی کی طرح زر کو بہایا جاتا ہے۔ کوئی منصوبہ اور تجویز انسانی خیال اور طاقت میں نہیں آسکتی جو اختیار نہیں کی جاتی۔ دنیا کے دوسرے حصوں کو چھوڑ دو۔ اس ہندوستان اور خصوصاً پنجاب میں جو جو کارروائیاں مشنری کر رہے ہیں وہ کوئی چھپی ہوئی نہیں ہیں۔ اور میں یہ بھی زور سے کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ اثر اس عقیدہ کا اسی ملک پر پڑا ہے۔ ورنہ ولایت میں تو خود عیسائی اس عقیدہ سے بیزار ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن اس ملک میں بڑے غور سے دیکھو اس عقیدہ کا کیا اثر پڑا ہے خدا تعالےٰ کی صفات کا جو اس سے تعلق شدید خدا کے رسولوں کی عزت اور حرمت ان کی محبت اور وداد انکی اتباع کا شوق۔ پاک دامنی۔ عفت۔ خویش معاملگی کس طرح اٹھ گئی ہے۔ وہ لوگ جو لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کے گھروں میں پیدا ہوئے تھے انمیں سے کتنے ہی مرتد ہو گئے۔ پھر کتنے ہی سادات کے فرزند۔ حسنین سے نسبت رکھنے والے مغلوں کے فرزند اور فاروقی اور صدیقی خون کے نام لیوا جنہوں نے اسلامی غیرت اور حمیت اور **محمد رسول اللہ** کو وراثت میں لیا تھا وہ اب کھلے بندوں بڑی بے باکی اور بے حیائی کے ساتھ کوئی کپکپا دینے والا لفظ نہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہیں بولتے۔!!

اہ! ایک وہ وقت تھا کہ اگر ایک بھی مرتد ہو جاوے تو قیامت کا واقعہ ہو جاتا تھا۔ لیکن اب لاکھوں تک تعداد پہنچ گئی اور ہم ہیں کہ اس سے محض بے خبر اور اگر بے خبر نہیں تو بے پروا ہو رہے ہیں۔ پھر ان مرتد ہونے والوں نے کثرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور توہین میں کتابیں لکھی ہیں۔ ان کے وعظ کا مضمون ان کی تحریروں کا موضوع خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات پاک ہے۔ جسکی وجہ سے ملائکہ کو دکھ پہونچا اور زمین نجاست اور لعنت سے بھر گئی۔ پھر اس عقیدہ کا یہ اثر بد ہوا کہ اباحت پھیل گئی۔ اور زنا۔ شراب۔ بے حیائی۔ بے باکی اور ہر قسم کے فسق و فجور کی وہ کثرت ہوئی کہ کسی زمانہ میں اسکا نشان نہیں ملتا۔

غرض

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ کوئی ایسی بدی ہے کہ جسپر اللہ تعالےٰ کے کلام میں ایسی غضبناک آیتیں بولی گئیں اور یہ ایسی بدی کیوں ہے؟ اسکی جڑ یہی ہے کہ مسیح کو خدا کا بیٹا بنا کر جو نتیجہ نکالا گیا ہے اور اس سے جو فائدہ حاصل کیا گیا ہے وہ نہایت ہی خطرناک اور زہرہ گداز امر ہے۔ یعنی اس مسئلہ کی بنا پر کفارہ کا لغو اور جھوٹا مسئلہ تراشا گیا ہے۔ اور یہ وہ مسئلہ یا عقیدہ ہے جس میں تقویٰ۔ طہارت۔ نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور جس کے ماننے سے اگر انسان بالکل **حیوانوں** کی زندگی بسر کرے تو کوئی خوف اسکو روک نہیں سکتا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ تمام بدیوں کا منبع اور تمام فسق و فجور کا چشمہ ہے۔ اعمال صالحہ کی جڑ اس سے کٹ جاتی ہے کیونکہ اگر اعمال صالحہ کی ضرورت ہے تو پھر کفارہ کی کوئی حاجت نہیں اور اگر کفارہ درست ہے اور پھر اعمال صالحہ۔ تقویٰ اور طہارت بے کار اور بے سود ٹھہرتے ہیں بہرحال اس میں کوئی کلام اور شبہ نہیں کہ اس مسئلہ کے ماننے سے بڑی بے باکی۔ دلیری اور جرأت گناہوں پر ہوتی ہے یہی جڑ ہے اس امر کی جو خدا کی مجید اور حمید کتاب میں اس عقیدہ کی نسبت یہ لفظ بولے گئے کہ

تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا ان دعوا للرحمٰن ولدا ٥

یعنے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جاویں اور زمین شق اور شگاف ہو جاوے۔ پہاڑ چور چور ہو جائیں اس بات سے کہ مسیح کو رحمان کا بیٹا قرار دیا ہے۔

میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں کہ اس امر کو خوب یاد رکھو کہ قرآن شریف جیسی حکیمانہ کتاب میں ایسے خطرناک الفاظ اسی لئے استعمال ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ اور یہ بات اسکے علم میں تھی کہ اس ابنیت مسیح کے عقیدہ کی بنا پر سخت گندگیاں۔ ناپاکیاں زناکاریاں۔ اور فسق و فجور پھیلے گا۔ زمین خطرناک بدکاری سے بھر جائے گی جس سے قریب ہے کہ آسمان ٹوٹ پڑے۔ اہ! اسی عقیدہ کی بدولت تمام راستبازوں کو چور ڈاکو اور رہزن قرار دینا پڑا۔ یہانتک کہ خدا تعالےٰ کے پاک نبیوں میں سے کسی کو معاذ اللہ۔ **زانی** کسی کو بدکار اور کسی کو قاتل ٹھہرایا۔ لیکن یہ فتنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت نہ تھا بلکہ اسکا وقت اب آیا ہے جب کہ اس ناپاک عقیدہ کا غلبہ ہو گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جب یہ وحی اتری ہوگی تو آپ کو اس کے تصور اور خیال سے کسقدر صدمہ ہوا ہوگا لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے بشارت دی کہ تیری ہی امت اور تیری روحانی توریت اور تیرے غلاموں میں سے ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو

یکسر الصلیب اور **یقتل الخنزیر** کا مصداق ہوگا۔ صلیب کو توڑیگا یہ لفظ بھی بتاتا ہے کہ اسوقت صلیب کا بڑا غلبہ ہوگا اور اسی کا اشارہ اس آیت میں ہے جو میں نے پڑھی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑوں۔ سمندروں۔ ٹیلوں۔ نشیبوں پر اور ہر محسوس چیز پر غلبہ ہوگا۔ اور اسکی وجہ سے زمین نجاست سے بھر جائے گی۔ یہانتک کہ کردیوں تک یہ شور پہنچیگا۔ ایسی حالت اور وقت میں اللہ تعالےٰ ایک **مزکی نفس** کو بھیجے گا۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین ہو کر آئیگا۔ اور وہ نفس اور شہوت کی طرف جھکنے والوں کو جنکا قبلہ پیٹ اور فرج ہوگا ان کو قاطع براہین سے سمجھا دیگا کہ بدیوں کی جڑ یہی مسئلہ ہے۔

اب اس ترتیب کو خیال کر کے سمجھ میں آسکتا ہے کہ اسکی قدر کیا ہوگی؟ یہ پکی بات ہے کہ ہر شخص کی قدر و منزلت اسکی خدمت کے لحاظ سے

ہوتی ہے۔ عیسویت کی بدی تو اس آیت پر غور کرنے سے سمجھ میں آسکتی ہے اور پھر جب انسان اس امر پر سوچے کہ تمام نبی دجال سے اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں تو اور بھی صفائی ہو جاتی ہے اور وہ وہ لوگ ہیں جو سچ کو جھوٹ سے ملاتے ہیں۔ اب سوچو کہ وہ کیا فتنہ ان نبیوں کو دکھایا جاتا ہوگا جو اسے دیکھ کر ان کا رنگ زرد ہو جاتا ہوگا وہ کیا بات تھی کہ فرداً فرداً ڈراتا آیا۔ پھر یہ دیکھو کہ ہر ایک نبی نے کہا کہ آخری دنوں میں ایک شخص ہوگا جو خدا کے **کھوئے ہوئے جلال کو بحال کریگا اور قدوسیوں کا انتقام لے گا۔**

اس عیسائی قوم نے خدا کا بیٹا تجویز کر کے کفارہ کی بنیاد رکھی اور پھر آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام قدوسیوں کو (معاذ اللہ) حرامکار ثابت کیا کوئی نبی اور راستباز انکی زد سے نہیں بچا جسکو چور بدکار ڈاکو نہ کہا ہو۔ **لعنۃ اللہ علی الکاذبین**

ان حالات کو دیکھ کر اور ان باتوں کو سنکر زمین کانپ اٹھتی ہے کیا کبھی کسی حرامکار اور بدکار کو تائید الٰہی اور نصرت نبوت مل سکتی ہے؟ کبھی نہیں۔ اس قسم کے ظلم اور زور سے جب زمین چلا اٹھی تو اللہ تعالے نے اپنے وعدہ کے موافق ایک شخص کو منتخب کیا جو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا انتقام لینے والا تھا۔ جسکے لئے مقدر تھا کہ وہ اس شرک عظیم کے بت کو پاش پاش کرے اور جو نبیوں کی زبانوں پر اپنے کام اور منصب کے لحاظ سے **میکائیل** کہلایا۔ اور **کان اللہ نزل من السماء** کا مصداق ٹھہرا۔

اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک فرمایا کہ وہ آنے والا ایسا ہوگا کہ اس کا نام میرا نام ہوگا گویا وہ محمدؐ و احمدؐ ہوگا۔ یہ شدت تعلق کیطرف اشارہ تھا۔ اور اس کے معنے یہہ تھے کہ آنے والا اپنے محبوب مقتدا و مولا کی اطاعت اور محبت میں ایسا فنا اور گم شدہ ہوگا کہ کوئی مغایرت باقی نہوگی مگر افسوس کم سمجھوں نے اس سے ٹھوکر کھائی اور غلط راہ پر چل پڑے۔ یہی راز ہے جو مہدی کی حدیثوں کے متعلق آئی ہیں اسکی تمہید اسکے کام کے لحاظ سے کی گئی تھی مگر سمجھنے والے کم نکلے۔

میں تمہیں توجہ دلاتا ہوں کہ ان سب باتوں کو جمع کرو اور پھر ان پر غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ آنے والا کس شان کا بزرگ ہے۔

پھر ایک بات اور قابل غور ہے یہہ بھی اللہ تعالے نے فرمایا ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنے اللہ تعالے نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تھا کہ وہ اسے کل ادیان پر غالب کردے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شریعت کی تکمیل کر دی اور اب ایک نکتہ یا شعشہ اس سے کم یا زیادہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن تکمیل اشاعت ہدایت اور اسکا اظہار علے الملل مقدر کیا گیا تھا مسیح موعود کے وقت میں اب دیکھو کہ اس وقت کل مذاہب جمع ہو گئے ہیں اور تمام عقاید کر باہر نکل آئے ہیں اور راستوں کی سہولت اور آمد رفت کے ذرائع کی آسانی اور اشاعت کے سامانوں کا بہم ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اب وہ آنے والا آئے جو اسلام کو غالب کرے۔ کیونکہ ان مذاہب کا نکل آنا بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ **آنیوالا آجاوے۔**

ان سب امور کو مدنظر رکھکر جب میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سلسلہ قایم کیا ہے تو میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے اور بال بال ذوق سے سرشار ہو جاتا ہے کہ خدا نے ہمیں موقع دیا کہ ہم نے اس سلسلہ کو پالیا۔

عزیزو! دوستو! یہی وہ مبارک سلسلہ ہے جو تم نے پایا۔ اور یہی وہ **مبارک وجود** ہے جو تم میں **موجود** ہے جسکے ہاتھ پر تم نے بیعت توبہ کی ہے۔ دیکھو! تم نے عظیم الشان نعمت کو پایا اور تمہیں وہ چیز دی گئی ہے جس سے تمہارے باپ دادا محروم گئے۔ اور وہ انتظار کرتے رہے خدا کا شکر کرو اور اس **نعمت** کی قدر کرو۔

غور کر کے دیکھ لو کہ اسلام کی حجت اس نے ادیان باطلہ پر کس طرح قایم کی ہے۔ برہموؤں۔ آریوں۔ سکھوں اور دوسرے تمام مذاہب کو کس طرح اپنے آسمانی حربوں سے کچل ڈالا ہے اور اس فتنہ کو جس کیلئے وہ خصوصیت سے مبعوث ہوا ہے۔ پاش پاش کرنے کے لئے جو حربے اس نے چلائے ہیں اسکی نظیر کوئی پیش ہی نہیں کر سکتا۔

یورپ اور امریکہ میں جہاں اسکے مخدوم اور متبوع سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر اور تبلیغ نہ پہونچی تھی اسنے ان بستیوں اور بلاد میں اسکی منادی پہونچا دی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ وہ شخص ہے کہ زبان اسکی تعریف سے لال ہے اور فہم اسکے مرتبہ اور مقام کے سمجھنے سے عاجز ہے۔

اللہ ہی ہے جو اسکے مقام اور رتبہ کو خوب جانتا ہے۔

آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اور پھر آجتک کے اہل کشف اور الہام کو اسکے مرتبہ اور عظمت پر اسنے مطلع کیا پھر کون ہے جو اسکے رتبہ کی تحدید کر سکے کوئی زبان اور قلم نہیں جو اسکا رتبہ بیان کر سکے یا لکھ سکے اس میں اگر شک ہو تو عدم معرفت کی دلیل ہوگی۔

میرے دوستو! خدا کا شکر کرو۔ کہ ایسے وقت میں اسنے تمہیں پیدا کیا اور توفیق شناخت عطا کی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ہم میں سے جو زندہ رہا وہ دیکھ لیگا کہ خدا تعالے اسکے مقام کو کس طرح پر ظاہر کرتا ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ اسکے رتبہ اور مقام کی معرفت آسان امر نہیں اور میں یہہ مبالغہ نہیں کرتا۔ میرا ایمان یہی ہے کہ اس کی تعریف میں مبالغہ ہو سکتا ہی نہیں جسقدر بھی ہم بیان کریں وہ کم ہے۔ میری روح بولتی ہے کہ جسقدر تمجید میں کروں یا اور کریں وہ اسکے بیان کرنے میں شرمندہ ہیں۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ کیا قرآن کریم کو اس نے زندہ کیا اور اسلام کو زندہ کیا۔ تقوٰی اور طہارت کو اسنے زندہ کیا۔ قرآن کریم کی ہتک اور نبیوں کی ہتک کا اسنے انتقام لیا۔ کروڑوں اور اربوں انسانوں میں ایسا وجود پیدا نہیں ہوا جسنے ایسا انتقام لیا ہو۔ پھر تمہیں بتاؤ کہ اسکا درجہ کیسے شمار کر سکتے ہو۔

افسوس ان پر جنہوں نے اسے نہیں شناخت کیا اور مبارکی ہو انکو جنہوں نے اسکو شناخت کر لیا۔ یہہ اللہ کا فضل ہے جو ہمیں ملا ہے۔ دعا کرو کہ ہماری معرفت زیادہ ہو اور ہم اسکی اتباع میں کھوئے جاویں۔ آمین۔

(پڑھو بقیہ صفحہ ۱۲)

کو بیان کرتے جو گناہ پر مترتب ہوتے ہیں اور اس تعریف و تحدید اور بیان نتائج میں خدا کے کلام کی تعریف و تحدید اور اسکے کام کی نصرت و تائید پر حصر رکھتی گناہ کی تعریف کرنا خدا کے کلام کا حصہ ہے اور گناہ بہہ جسب مراد کلام الٰہی لعنتی نتائج کا مترتب کرنا خدا کے کام کا خاصہ ہے۔ یہ حق بات ہے کہ گناہ توقیفی شی ہے یعنی شریعت آلہیہ کی تعریف پر موقوف ہے انسان کا کام اور حق نہیں کہ اپنی رائے اور انتخاب کی بنا پر بعض افعال کو گناہ اور بعض کو نیکی ٹھہرا دے۔ اسلئے کہ نہ اسکا علم وسیع و محیط ہے اور نہ وہ جزا و سزا پر قادر ہے۔ اسکے بعد نصاریٰ کا بڑا بھاری فرض تھا کہ کوئی ایسا وجود پیش کرتے جو ان گناہوں سے پاک ہوا۔ اور اسکی گناہوں سے بریت یا عصمت کے ثبوت میں اپنے باطل اوہام اور دلوں کی تراشی ہوئی باتوں کو سامنے نہ لاتے بلکہ اسکے وجود میں خدا تعالیٰ کے انعاموں اور خوشنودی کو تمام انبیاء سے بڑھکر دکھاتے اور ثابت کرتے کہ آدم سے لیکر جناب موسیٰ (صلواۃ اللہ علیہم اجمعین) تک جو نصرت اور فضل اور انعام خدا تعالیٰ کے وعدوں اور پیشگوئیوں کے موافق کسی پر ہوا اس سے بڑھکر اس شخص پر ہوا۔ اور فضل و انعام کی فوق العادۃ زیادتی کا استحقاق اس شخص کو محض اسکی عصمت نے دلایا ہے اور دیگر انبیاء میں جو کسر رہ گئی ہے۔ اسکا سبب بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ خدا کی نظر میں گنہگار رہے۔

افسوس نصاریٰ بجائے ایسے بینات اور حجج کی ایک انسان کو پیش کرتے ہیں جو توریت کے تمام ذی وجاہت اور ذی عزم نبیوں کے مقابل لاشے محض اور ناقابل ذکر ہے۔ گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتے چلے جاتے ہیں کہ یسوع معصوم ہے اور باقی سب گنہگار ہیں اور کبھی نہیں دکھاتے کہ اسکی عصمت کا یہ ثبوت ہے عصمت تو ایک خوبصورت پوشاک ہے جسکا شعار و دثار دونوں پاکیزہ اور خوشنما ہوتے ہیں۔ ایک شخص کی نسبت دعویٰ کرنا کہ اسکی باطنی حالت گناہ اور معصیت سے پاک ہے محض فرضی بات ہوگی جبتک بیرونی اور مرئی عصمت اس کیساتھ شامل نہوگی۔ توریت میں خدا تعالیٰ کی اطاعت کی جو ثمرات اور برکات مذکور ہوئی تھیں یعنی خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید دوسرے نبیوں میں تو بوجہ اکمل وہ نشان موجود ہے اور یسوع اس سے بکلی بے نصیب اور بے ایمانی اور افترا اور گناہ کی سزا جو خدا کی کتاب میں مذکور ہوئی تھی کہ جھوٹا صلیب پر لٹکایا جائیگا۔ حضرت یسوع کو اس نشان سے وہ کافی وافی حصہ ملا کہ کوئی کسر بھی کسی اور ہم جنس کیلئے باقی نہیں چھوڑی۔ نادان ناعاقبت اندیش پرستاران انسان یسوع کو اپنی اغراض کا ملعون بناتے ہیں خدا کی کتاب کے سچے قرارداد نشان کے موافق اسے ابدی ملعون اور راندہ درگاہ الٰہی ثابت کر جاتے ہیں اور بجز اس لعنتی نامراد موت کے اس نامشاد انسان کا کوئی کارنامہ نہیں دکھاتے کہ جس میں کی پیٹھ پر دوسرے نبیوں سے بڑھکر یہ نصرت اور ظفر اور تائید الٰہی اسے ملی بیرونی عصمت تو نتیجہ اور اثر ہوتا ہے روحانی عصمت یا تعلق باللہ کا۔ ایک شخص کا ناکام نامراد رہ جانا۔ دشمنوں کا اسپر فتح پانا اور دوستوں کا اسکی زندگی میں ہی مخذول و مطرود ہونا ثابت کرتا ہے کہ اسکی نسبت عصمت باطن کا دعویٰ جھوٹے سے جھوٹا دعویٰ ہے۔

اپنے حالات پر مخدوم الملّۃ

اگرچہ کوئی باقاعدہ سوانح عمری آپ نے اپنے ہاتھ سے نہیں لکھی لیکن محض اظہار امر حقہ کے لئے آپ نے اپنے لیکچر (موسومہ حضرت مسیح موعودؑ نے کیا تجدید کی) کے دیباچہ میں کچھہ ذکر کیا ہے - اسکا بہت تھوڑا حصہ آپ کی سوانح سے متعلق ہے - لیکن اگر اتنا ہی اقتباس ہو تو بے لطف ہوگا اسلئے وہ دیباچہ ہی یہاں دیدیا جاتا ہے -" ایڈیٹر

حضرت امام زمان مسیح موعود علیہ السلام کی اصلاح و تجدید کوئی چھوٹا سا مضمون نہیں - کہ سو یا دو سو صفحہ میں سما جائے - پھر ان سو صفحوں میں جو جلی قلم سے لکھے گئے ہیں - کسقدر حقایق کی توقع ہو سکتی ہے - اصل میں میرا ارادہ مسلسل چند لکچروں کا تہا اور یوں بتدریج بعض ضروری اور نازک پہلوؤں پر تجدید کے بحث کرتا - مگر مشیت ایزدی سے بات کسی دوسرے وقت پر جا پڑی - یہہ بہی جتنا کچھہ ہو خدا کی قدرت کا ظہور اور ہمارے مسیح علیہ السلام کی برکت اور دعا کا نتیجہ ہے - میرے اُسوقت کے حاضرین احباب جانتے ہیں - کہ میں سخت نزلہ میں مبتلا تہا - پوری طاقت سے میرے اعضا و مفاصل سے دست و گریبان ہو رہا تہا - سر صعو الجرات مثل انگیٹھی کے تپ رہا تہا - ایسی حالت میں پورے اڑہائی گھنٹہ بولتا رہا اور یہ لیکچر بالکل و بعینہٖ اسی ظرف زمان کا مصروف ہے معمولاً اس لیکچر کے میدان تحریر میں بہی ہمارے مشہور سباق مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی کا اشہب قلم ہی اکیلا جولان دکہاتا رہا - اگر خدا نے اسے قبول فرمایا - اور سعید روحیں اس سے مستفید ہوئیں تو بڑا حصہ ثواب کا انشاء اللہ مولوی صاحب موصوف کے نامہ اعمال میں ثبت ہوگا - پھر میں تو اس کے بعد ہی قادیان شریف چلا آیا - اسکی کتر بیونت ترکیب اہتمام مولوی صاحب ہی کے ذمہ پڑا - خدا کا شکر ہے کہ مولوی صاحب حسب وعدہ اسکی ترتیب و طبع سے عہدہ برآمد ہوسکے اور خوب ہی ہوئے - مجھے اسکی نسبت اتنا کہنا پڑی پڑھنے کی نظر ور تعریفوں کے زائیم مقام معلوم ہوتا ہے

کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسے پڑہا اور ۲۶ - فروری کو مسجد مبارک میں احباب سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے سب دوست اسے ضرور پڑہیں - اسلئے کہ اس میں بہت سے نکات لطیفہ ہیں - اور یہ نمونہ ہے ایک شخص کی قوت تقریر کا اور اسی منوال پر مخصوصاً ہماری جماعت کو مقرر بننے کوشش کرنی چاہئے - بہرحال خدائے شاکر علیم کے مظہر کی شاکر فطرت کا یہ جوش ہے اور یہ خاصہ اس برگزیدہ قوم کا ہے کہ یہ لوگ نکتہ نواز ہوتے ہیں اور خفیف سی کسی کی سعی کو بھی ہلکی نگاہ سے نہیں دیکھتے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاہ - کپٹ - چڑ سے انکے دل پاک صاف ہوتے ہیں جو تپ دق کی طرح اکثر ابنائے دنیا کے شامل حال ہے - ورنہ اعتراف کرتا ہوں کہ دعوت اصلاحی کا ایک پہلو بہی پورے طور پر میں بیان نہیں کر سکا - بہت بڑے شتوق تھے دعا - وحی و الہام - رویا وجود ملائکہ - قرآن کریم کی لفظی و معنوی بے نظیری اور منجانب اللہ ہونے کے دلائل - دہریوں - برہموؤں نصرانیوں - آریوں - سکھوں - جینیوں کے ابطال کے لئے کارگر حربے شیعوں کے رد میں عجیب غیر مسبوق اصول - اہل اللہ اور اغیار کی شناخت کے لئے مضبوط معیار ان امور کے متعلق بڑی بھاری اصلاحیں اور تجدیدیں حضرت امام الزمان (علیہ الصلوات الرحمان) نے کیں اور زمانہ کو ان خطرناک غلطیوں پر تنبیہ کیا جن میں وہ مبتلا تہے میرا ارادہ اور فرض تہا کہ ان مضامین پر پوری بحث کرتا - جب اپنے آپکو اس فرض سے سبکدوش سمجہتا - مگر نہ ہو سکا - اب میرا ارادہ ہے اور اگر خدا نے چاہا تو مصمم ارادہ ہے کہ سورہ یوسف کی تفسیر میں انہیں سے بعض امور جیسے وحی و الہام - و رویا اور دعا اور قرآن کریم کا لفظاً و معنًی بے نظیر معجزہ ہونا بحث کروں - مذہب حق اور آسمانی سلسلے اور کتاب حق کے لئے مخصوص زیور اور مایۂ ناز یہی امور ہیں اور یہی خصوصیات ہیں جنکی وجہ سے اسلام کو اور مسلمانوں کو دوسرے مذاہب اور

دوسری قوموں پر قیاس... تک شرف و فضیلت حاصل ہے اور اگر یہی نہوں تو دوسرے خشک اور بیجان مذہبوں میں اور اسمیں کوئی مابہ الامتیاز نہیں -

سید احمد خان صاحب نے (خدا تعالے انکو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے) جو کچھہ دعا اور وحی و الہام و رویا اور حقیقت کتاب اللہ کے متعلق لکہا ہے بالکل سطحی اور یورپ کے خشک فلسفیوں کے نقش قدم کی پیروی یا انہی کی تالیفات بالکل ترجمے ہیں انہوں نے ان مئے زہر مٹیریلسٹوں اور فلسفیوں کے بتر... ن سے ٹکر کرانی ان پہونس کی ٹٹیوں میں پناہ تو لے لی - مگر ان کی ان تحقیقات کا نتیجہ سخت قابل افسوس ہوا - ان انکاروں یا تخفیفوں یا تسویلوں کی وجہ سے ان کے اور ان کے انفاس کی قدر کرنیوالوں کے پاک تعلقات خدا تعالے سے نہ رہے اور اتباع سنت کی توفیق اس گروہ سے چھن گئی میرا خیال ہے کہ نیک نیتی نے ناواقفیت علم نبوت کی تاریکی میں ان سے یہ حرکات سرزد کرائیں - وہ اپنے زعم میں سچے مذہب کی طرف سے دفاع کر رہے تہے اور میرا خیال ہے کہ خدا تعالیٰ نے دل میں ٹھانی ہوئی حسنات کے انکے سیئات کو دامن غفران سے ڈہانک دیا ہوگا سورۂ یوسف کی تفسیر کی تحریک مجھے اس سے ہوئی کہ گجرات کے ایک شخص نے میری ایک دوست کے خط کے جواب میں لکہا کہ زہد و تقوی سید احمد بریلوی رحمۃ پر ختم ہوا اور معارف و حقایق عقلیہ سید احمد خان - علیگڈھی مرحوم پر ختم ہوگئے - میں اسمیں یہ دکھانا چاہتا ہوں اور محض خدا تعالے کے دین کے اعلا اور مرسل اللہ کے ابراء کے لئے کہ معارف و حقایق قرآنیہ ... خدا تعالے نے مخصوصاً ہمارے مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے اتباع کو عطا کئے ہیں اور اغیار انمیں قطعاً شریک نہیں اور سید صاحب مرحوم کی تفسیر نے ایک خشک عقلی کتاب یا ایک سطحی دینی کتاب کے سوا اللہ تعالے کی بے نظیر کتاب قرآن کریم کا کوئی ثبوت نہیں دیا - اس مقابلہ کے لئے مخصوصاً اس سورۂ شریفہ کو اس وجہ سے اختیار کیا کہ اسمیں رؤیا - وحی و الہام - دعا اور قبول دعا اور قرآن کریم کا لفظاً و معنًی معجزہ ہونا وہ سارے امور ہیں جو مابہ الامتیاز ہیں - اسلام میں اور دیگر مذاہب میں اور انہی امور کی بیخکنی سید صاحب نے ثابت کر دیا ہے -

کہ جس شخص سطحی اور الٰہیات میں مطلقاً دسترس رکہنے والے شخص نہ تھے - آخر کار مرسل اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اسلام کو دانا دشمنوں اور ناداں دوستوں کی تردیدوں اور تائیدوں سے پاک اور مستغنی دکہایا اور آپکے اعمال و اقوال نے ایک زمانہ پر آشکارا کر دیا کہ حقیقۃً یہ وہی شخص ہے جسکے لئے جناب محمد رسول اللہ صلعم نے اپنا اسلام امانت رکھا تھا - میرے دل میں ہر وقت یہ تڑپ رہتی ہے کہ وہ ذوق اور بصیرت امور دین میں جو اس برگزیدہ خدا کے فیضان صحبت سے مجھے حاصل ہوئی ہے خشک فلسفہ یا نیچریت کے دلدادہ اور زہد آہی اور تقشف عادی کے خوگردہ بھی اسطرف توجہ کریں اور محظوظ ہوں میں نے تیئیس برس تک سید صاحب کی تصانیف کو پڑھا اور شوق سے پڑھا اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے - کہ سید صاحب کے ہم آواز ہونے کے ایام میں میں منافق یا مقلد نہ تہا میرے احباب خوب جانتے ہیں کہ اخلاص و سرگرمی سے ان خیالات کی تائید کرتا - اور عالم السرّ و الاعلان گواہ ہے کہ اسوقت بھی نیت نیک اور رضائے حق مطلوب تھی - مارچ ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرف بیعت حاصل کیا ۱۸۹۱ء میں آپکی پاک صحبت میں مستقل طور پر رہنے کی توفیق ملی - اور ۱۸۹۳ء کے آغاز میں آپکے وہ علوم و حقایق مجھپر منکشف ہوئے کہ میرے سینہ کو لوث اغیار سے صاف دہو ڈالا میں اپنے ذاتی تجربہ اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ سید صاحب مرحوم کے مذہبی خیالات خدائے ذو العجائب کے پانے کی راہ میں خطرناک روک ہیں - و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین و آلہ الطیبین -

عبد الکریم سیالکوٹی از دار الامان قادیان

۲۸ - فروری ۱۸۹۹ء

ناظرین سے التماس

آج کا اخبار جس قسم کی خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے - وہ اسکے پڑھنے سے معلوم ہو جائیگی جیسا پہلے بھی ظاہر کیا گیا ہے - یہہ پرچہ دو سو زائد چھپوا لیا ہے تاکہ مخدوم الملتہ کی حالات اور مضامین کے عاشق زائد کاپیاں منگیں تو تکلیف نہو جسقدر کاپیاں چاہیں

مکتوبات کریمیہ

مخدوم الملت کے بہت سے خطوط الحکم میں انکی زندگی میں چھپے اور شائع ہوئے اور ابھی بہت سے ہیں جو کہیں طبع نہیں ہوئے - یہ ذخیرہ بہت محنت اور سعی سے میں نے جمع کیا ہے - اور جوان کی لائف کا ایک حصہ ہے آج کے اخبار میں جو ان کی یادگار کا پرچہ ہے میں چند خطوط درج کرتا ہوں - ان خطوط کا طرز تحریر اور مضمون صاف بتاتا ہے کہ وہ معمولی خط نہیں جو اپنے احباب کو لکھا کرتے تھے انمیں ہر قسم کی باتیں ہیں - لیکن یہ امر ان کو پڑھ کر کھل جاویگا - کہ ان خطوط کا لکھنے والا کس قسم کا ایمان اور دل رکھتا ہے - اسکی زندگی کی غرض وغایت کیا ہے؟

پرائیویٹ خطوط سے کسی شخص کی اصل سیرۃ اور لائف کا پتہ خوب ملا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے ایک لفظ بھی ان خطوط سے کم نہیں کیا اور بجنسہ انکو درج کرنا مناسب سمجھا - پس میں اپنے ناظرین کو خاص توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان خطوط کو کئی کئی بار پڑھیں اور ان سے وہ مفید سبق لیں جو انکے اندر مرکوز ہیں - ایڈیٹر -

پہلا خط سید حامد شاہ صاحب کے نام

جناب میر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت کا جوش دین کے ماتحت ہے - اس سے زیادہ میرے لئے کیا خوشی ہوسکتی ہے کہ میں ان میں ایمان کا وہ نشان دیکھتا ہوں جسکے لئے خدا کے بندے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں اور بمشکل ہاتھ آتا ہے - وہ گیا ہے - حمد حمد اللہ کے پاس ٹھہر جانا - برادر عزیز ماسٹر غلام محمد کا خط بڑا ہی لذیذ خط تھا - ان کے خط نے بہت سی نیک امیدوں کے لئے میرا دل خالی کر دیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ یہ شاخ اگر مبارک تنہ سے پیوستہ رہی (خدا تعالےٰ امتحان سے محفوظ رکھے) تو ایک عرصہ کے بعد جو حقیقی پختگی کا موسم ہوتا ہے خوشنما برگ وبار لائے گی - میں اپنا دل کھول کر بتا سکتا تو اس سے بہتر نہیں دلا سکتا جتنا مجرد تحریر دلا سکتی ہے کہ میں سوائے تاسف کے کسی بھائی پر ناراض نہیں ہوا - مجھے غم اور غصہ اس بات کا تھا کہ کوئی عند اللہ گنہگار نہ ہو جائے اسلئے کہ میں اپنی صفائی کی نسبت علی وجہ البصیرۃ اعتقاد رکھتا ہوں - میں محض تشکراً لکھتا ہوں کہ میرا سینہ ہم وطن بھائیوں کی محبت سے لبالب ہے اسلئے اضطراراً ہر ایک ایسی بات - جو میری زعم میں ان کے حق میں مضر ہو مجھے غیر احق ہوتا ہے - قصہ کوتاہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ وہ فوری حرارۃ ٹھنڈی ہو گئی اور مطلع گرد وغبار سے صاف ہو گیا - چاہیئے کہ بھائیوں کا ہر ایک کام اور بات رفق اور تانی سے پیدا ہو خلوۃ میں جلوۃ میں کسی بھائی سے زجر اور درشتی کا برتاؤ نہ ہو - کوئی محسوس نہ کرے کہ وہ شخص اپنے تئیں بڑا بناتا اور سمجھتا ہے - حضرت حجۃ اللہ مرسل یزدانی کو دیکھو وہ باوجود اس بلند پائگی کے خاکساری کی بہت نیچی سطح پر خدام سے برابر ملتے ہیں اور اپنی تقریر وتحریر میں خلوۃ وجلوۃ میں کس ادب سے اپنے خدام کو یاد فرماتے ہیں - کاش اس خلق سے ہمیں کافی حصہ ملے تو ہم پھر زمین کی سطح پر فرشتے کہنے والے ہیں مگر میں مایوس نہیں ہوا سونگھ رہا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے دور نہیں کہ خدا تعالےٰ کے ایام بہتوں کو اپنی رونق کے لئے منتخب کر لیں گے - خدا کرے کہ اس زمرہ میں ہم سب کا نام سب سے اول نکلے -

گولڑوی کے متعلق فریب اور تزویر نے عجب گل کھلایا ہے - آج لاہور میں اس سے زیادہ شور ہے جو بطلان کی تصویر آتھم کی اس تاریخ پر برپا ہوا تھا - جمعہ کے دن سٹیشن پر سب مختلف المشارب لوگ جو ہماری بعض ہیں ایک گھاٹ پانی پینے لگ گئے ہیں یوں جمع ہو گئے اور گاڑیوں کے وہ پرے باندھے جیسے والیسرائے کے استقبال کو کھڑے ہوتے ہیں - پھر اسے سوار کرا کر شہر کے اندر سے اس طرح پر تبرا کرتے گذرے جیسے روافض سینہ پیٹتے اور قدوسیوں کو کوستے جاتے ہیں غرض بطلان نے چند روز کے لئے اچھی طرح رونق پیدا کر لی ہے جیسے احد دن جبکہ دو جہان کا سردار مکہ سے نکالا گیا تھا اور کفار قریش نے چند روز کے لئے چراغان کرکے جھوٹی خوشی منائی تھی - آج حق کو جھوٹا کہا جا رہا ہے اور راستی پاؤں تلے کچلی جا رہی ہے اور بہت سے شقی چاروں طرف سے اٹھے ہیں کہ ناقۃ اللہ کے کوچین کاٹ ڈالیں - آج وہ الہام پورا ہوا جو کچھ مدت ہوئی شائع کیا تھا - کہ "وہ بیت الصدق کو بیت التزویر بنانا چاہتے ہیں - رات حضرت مرسل اللہ علیہ السلام اس امر پر دیر تک گفتگو کرتے رہے - فرمایا ان شوروں سے ہمیں کیا رعب پڑسکتا ہے - ہمیں تو یہ سارے شور ایک تمہید معلوم ہوتی ہیں خدا تعالیٰ کی اس نصرت کی آمد کے لئے جو دیر سے معرض التوا میں ہے - عادت اللہ ہمیشہ یوں ہی ہے کہ جب تکذیب شدت سے ہوتی ہے تو غیرت الٰہی بھی اسی قدر نصرت کے لئے جوش مارتی ہے - آتھم کے شور پر جو ہماری تکذیب اور اہانت ہوئی خدا تعالےٰ کی غیرت نے بہت جلد لیکھرام کا نشان ظاہر کیا - اسی طرح ہم قوی امید رکھتے ہیں کہ یہ شور تکذیب پیش خیمہ ہے کسی زبردست نشان کا ممکن ہے کہ کوئی بدقسمت اس شور کے رعب میں آکر کٹ جائے اسکا علاج ہم کیا کرسکتے ہیں اسلئے کہ سنت اللہ یہی ہے - اللہ اللہ کسقدر نشان اور یگانہ نشان حضرت اقدس کے من جانب اللہ ہونے کا ہے کہ یہ سب خبیث آندھیاں اس جبل اللہ کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتیں - ہم ذراسی مخالف ہوا کے ہونکے سے ایک تنکے کی طرح ادھر ادھر اڑنے لگ جاتے ہیں - اگر خدا نے قادر کے قہار وعدو لنے اسکی پیٹھ پر ہاتھ نہیں دھرا ہوا ہے تو یہ استقامت کہاں سے پیدا ہو گئی - اللّٰھم صلّ علی محمّد وعلیٰ آل محمّد -

تحفہ گولڑویہ میں بڑے بڑے عجیب مضامین لکھے گئے ہیں حضرت اقدس کو خود ناز ہے کہ اس میں غیر مسبوق نکتے تحریر ہوئے ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہے - قرآن کے نصوص صریحہ سے روز روشن کیطرح دکھا دیا ہے - کہ مسیح موعود ضرور ہے کہ اسی امت سے ہو - یہ تحفہ انشاءاللہ تعالےٰ ایک ہفتہ تک قابل اشاعت ہو جائے گا - ہمارے لاہوری بھائیوں نے اپنی استطاعت کے موافق باطل کا مقابلہ خوب کیا اور دھڑتے کے اشتہار پے درپے نکالے ہیں شکر اللہ سعیہم - بدقسمت شہر ہیں جن کی چھتوں کے نیچے امام وقت کو وہ گالیاں دی جاتی ہیں - جو ایک چوہڑے چمار کے منہ سے بھی قابل شرم ہوتی ہیں - وزیر آباد بھی اس بدقسمتی میں بہت بڑا حصہ وارث ہے مگر امرتسر کے بعد لاہور نے بہت ہی نمونہ دکھایا - آتھم کے وقت ایک آنکھ قوم کی دکھنے آئی تھی - اب لاہور میں دوسری آنکھ میں ٹیس پیدا ہو گئی - فانا للہ وانا الیہ راجعون -

میں پیارے بچی گر کا ماتم اور ضعیفہ خدابخش اس کے باپ کا پیچھے رہ جانا بڑی حسرۃ کا ماتم ہے خصوصاً دنیا دار لوگوں کے لئے جنکی آنکھوں کے آگے دوسرے جہان کا مطلع صاف نہیں اور فانی مناظر نے سخت حجاب کی پیدا کر رکھی ہے - (خدابخش) درزی کی بچی چراغ بی بی کی تصویر میری آنکھوں میں پھر رہی ہے - کیا ہی چلبلی خوشنما کشادہ دل لڑکی تھی - خدا تعالےٰ اسکے متعلقوں کو صبر دے - اگر یہ لوگ دنیادار نہ ہوتے تو میں اس لڑکی کے ماتم پر چند خاص باتیں انہیں ایسی سناتا اور ایسی تسلی دیتا کہ ان کا غم مغا خوشی سے بدل جاتا - غفر اللہ لہم -

ایسے دنوں میں میرا دل چاہتا ہے کہ آپ ہفتہ میں کم سے کم چار کارڈ ضرور لکھیں - میرا درد دل آگے سے بھی بڑھ گیا ہے میری ساری نمازیں ہی دعاؤں سے لبریز ہوتی ہے - اگرچہ اپنی زندگی سب سے زیادہ ناقابل اعتبار ہے مگر دل اس دکھ کو گوارا نہیں کرتا کہ کوئی عزیز اور دوست آنکھوں کے سامنے ہمیشہ رخصت ہو جائے - میں پھر امید کرتا ہوں کہ آپ از راہ کرم ہفتہ میں چار دفعہ ضرور خط لکھا کریں - سب دوستوں اور متعلقوں کو یہ خط سنا دیں میرے والد صاحب کو بھی ضرور سنا دیں - برادر عزیز غلام محمد کے خط سے معلوم ہوا کہ ماموں صاحب کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی ہے - ابھی ان سے پوچھ کر ان کا حال تحریر کریں - ماسٹر صاحب ضرور کہہ دیں کہ یہ ایام بہاں رہنے کے نہیں موت کا بازار گرم ہے - اگر یہ رخصتیں ختم ہو گئیں تو پھر ایسا موقعہ بہت دور جا پڑیگا اور زندگی کا اعتبار نہیں - جسطرح ممکن ہو کم سے کم پندرہ روز یہاں ضرور قیام کریں مکان بہت اچھا ہے -

ایک خط ارسال کرتا ہوں - **مولوی فیروزدین** ڈسکوی - اور میاں کریم بخش مالک مطبع کو بلوا کر ان کے روبرو پڑھیں اور ان کو سمجھائیں کہ موت کو یاد کریں کیوں اس بدعملی پر کمر باندھی ہے اس سے پہلے بھی میرے پاس اس قسم کی شکایتیں آئی ہیں - مولوی صاحب بھی تو مبایع کے ہیں اور کریم بخش نے تو بیعت کی ہوئی ہے - کیسی شرم آتی ہے اس خط کے پڑھنے سے - اتقوا اللہ ثم اتقوا اللہ - سب دوستوں کو سلام - بزرگوں کو سلام -

شیخ مولی بخش صاحب کو بعد سلام کے کہیں کہ برادر عزیز مولوی محمد علی صاحب کی گرگابی کی کیا قیمت ہے -

والسلام **عبدالکریم** - ۲۷ - اگست - ۱۹۰۲ء

(۲) میر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بشپ کی چٹھی کے جواب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے پختہ ارادہ رسالہ لکھنے کا کیا ہے پھر کیا ضرور ہے کہ اسکی نقل ہو اور ردّ یقیناً دقت بھی ہے۔

تنگ منگوا والے آدمیوں کی فہرست میں نام ہے - ماسٹر غلام محمد صاحب کا - منشی اللہ دتا صاحب کا - شیخ مولی بخش صاحب کا - شیخ غلام حیدر صاحب ڈپٹی انسپکٹر کا۔

اشتہار ان لوگوں کے نام بڑا موثر اور زبردست نکلا ہے - درحقیقت ان لوگوں کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے کاموں کی نصرت کے لئے انتخاب کیا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی آجکل یہاں ہے تو ان برکات کو دیکھ کر سارا گھر کا گھر دیر تک پر راضی ہو جاتے - دو ہی سبب ہیں جن سے سرد مہری اور تشنج پیدا ہوتی ہے - وہ ناشناسی الٰہی یعنی امور آخرت پر کمزور یاں اور عدم صحبت سادات - ایک بڑا نقص جو ہمارے بہتیرے دوستوں کی سیرت میں ہے یہ ہے کہ وہ حضرت غیرۃ اللہ اور نورحق کی ملاقات بہت کم کرتے ہیں اور اپنی تراشی ہوئی تاویلوں پر تقلیل ارسال خطوط کے بارہ میں قناعت کر بیٹھتے ہیں - بہت سے ذی وسعت بھی ہیں اور اپنی اندرونی زینت میں اور گھر کے تعلقات کے اجبار کے وقت بڑے فراخ دل سے کام لیتے ہیں - مگر نا سمجھی سے اسطرف آنے کو ضروری نہیں سمجھتے - خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے کہ وقت کے رخ کو سمجھیں اور دین کو دنیا پر مقدم کریں میرے دل میں سخت تڑپ اور رنج ہے میں ہردم سوچتا ہوں کہ کیا کروں کونسا پیرایہ اختیار کروں کہ ان غافلوں کو یقین دلا سکوں کہ یہاں مدتوں بیٹھنا ازبس ضروری ہے - اور وہ جو نوکر ہیں ایسا انتظام کرلیں کہ زمانہ کے ہاتھ سے فرصتیں چھین چھین کر جنوں وار اسطرف دوڑی آئیں - میرے دوستو - بڑی دولت جسے حاصل کرنے کو ہم اس عالم میں بھیجے گئے ہیں علوم صحیحہ اور عقائد صحیحہ ہیں - میں اس لذت کو محسوس کرتا ہوں - اور خداوند علیم جانتا ہے کہ بسا اوقات تنہائی کی گھڑیوں میں فخر کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس پاک نعمت سے بہرہ مند فرمایا۔

میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ بہت تھوڑی اور بہت ہی تھوڑے ہیں جنہیں اس سماوی مائدہ سے کچھ بخشا گیا ہے - اسلئے کہ تھوڑے سے ہیں جو میاں الگ الگ بیٹھے ہیں اور قلیل ہیں جن کے پاؤں اس راہ میں اکثر گرد آلود ہوتے ہیں اور یہ قطعی بات ہے کہ بجز حضرت اقدس کی صحبت کے یہ دولت مل نہیں سکتی۔

جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ زمانہ لامحالہ گذر ہی جائیگا - اور میں معًا پوچھتا ہوں کہ صحابہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کیا صدمہ پڑا - اور ایک نے چلا کر کہا اب افسوس تو اسبات کا ہے کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور آسمان کا تعلق زمین سے مسدود ہو گیا - غرض جب میں ان امور پر غور کرتا ہوں تو مجھے سخت رنج آتا ہے کہ کیوں ہمارے دوست ان ایام کو غنیمت اور خدا کا فضل نہیں سمجھتے - میرے دوستو کفران دو قسم پر ہے - کفران جلی اور کفران خفی - پہلی قسم کفران تو ہے جو بد قسمت جہری منکروں کے حصہ میں آتی ہے - کفران خفی یہ ہے کہ اس نعمت کا اعتراف کرکے پھر اسکے اعتراف کے لوازم اور لوازم کا عملاً اظہار نہ کیا جائے - میں آہ مار کر کہتا ہوں بہت ہیں جو اس بلا میں گرفتار ہیں پردہ میں بیٹھے نہیں - خدا تعالیٰ کی اصل غرض اس سلسلہ عالیہ کی اقامت سے یہ ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کا سا ایمان دلوں میں پیدا ہو جائے - اور یہ بات کیونکر حاصل ہو سکے - جب تک مہاجرین اولین کا رنگ روپ اختیار نہ کیا جائے اون میں سے کس نے کبھی عذر کیا کہ اس کے پاس خرچ نہیں یا اسکی آمدن قلیل ہے محبت اور عشق کی لغت میں یہ پست الفاظ واقع ہی نہیں ہوئے - یہ ان لوگوں کے خوفی الفاظ ہیں جنہوں نے اپنے بہت سے عذرات کے ساتھ ان یہود نا لعوم کی بھی کہا - مسیح موعود آجائے - وہی مسیح موعود جسکا انتظار رہا - اب اللہ مسیح موعود آجائے اور منتظر عشاق صبر سے اپنے بال بچوں اور زمینوں میں بیٹھے رہیں۔

ایک ذلیل عورت کا عاشق تنے کبھی نہیں سنا کہ کبھی صبر کرکے بیٹھا ہو - اور کسی نے اسکے آگے کبھی اتنا کیا ہو کہ اب وقت نہیں تو اس کوچہ میں مت جا - تو مسیح موعود اور صدیوں کے منتظر مہدی مسعود کا عاشق کیونکر صبر سے بیٹھ سکتا ہے - اے میرے عزیز بھائیو خدا کے لئے تفکر کرو اور تلافی مافات کرو - میں سچ سچ کہتا ہوں غلطی میں مبتلا ہو سخت خطا کرتے ہو۔

میں کب تک آپکو یہ یاد دلاتا رہوں گا - اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایک میں ہی ہوں جو اسطرح ملامت کرکے بعضوں سے سخت ملامت بلکہ دشنام بھی سن لیتا ہوں - یا محبت اور نصح دم لینے نہیں دیتی۔

میری چٹھی جو اس الحکم میں چھپی ہے وہ خدا کے فضل سے لکھی گئی ہے مگر نہے بڑی غور کی قابل آسے مجمع میں ضرور سنائو شاید کسی کو لطف آجائے اور میرے حق میں دعا کرے - میں بعض ابتلاؤں میں مبتلا ہوں اور کوئی ذریعہ شفاعت الی اللہ کا نہیں دیکھتا بجز صادقین کی طرف سے ذب و دفاع کرنے کے - میں اعتقاد کرتا ہوں کہ اس چٹھی میں الباطل (رفضیت) پر کہ گردن زن حربہ چلایا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ کسر صلیب کے ساتھ کسر رفض بھی ہو جائے - اسکی وہ شدت ہے کہ الاماں - کئی دفعہ مجھے شبہ ہوتا ہے کہ اب دل کی حرکت بند ہو جائے گی موت کے قریب پہنچ پہنچ جاتا ہوں - دعا کا محتاج ہوں - برادران و بزرگان را سلام برسانند۔

عاجز عبد الکریم از قادیان

یوم جمعہ ۲۹ - جون ۱۹۰۶ء

منشی تاج الدین صاحب پڑھکر میر حامد شاہ صاحب کو خط ارسال کر دیں۔

(۳) قادیان ۳ ستمبر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا تعالیٰ کے فضل کریم سے گذشتہ مہینہ آرام اور عافیت سے گذرا - یہاں رات کو سردی خاصی ہوتی ہے - بادل اکثر گھرے رہتے ہیں آس پاس ہیضہ کی بہت شکایت ہے یہاں مرسل اللہ کے وجود پاک کی برکت سے عافیت ہے - پرسوں جناب مسیح علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے غنائی ذاتی پر بہت موثر اور ڈر دلانے والی تقریر فرمائی - فرمایا اگرچہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے انہ اوی القریۃ مگر خدا تعالیٰ کسی کا محکوم رہنا نہیں چاہتا - اسکی صفت غنا ہردم تقاضا کرتی ہے کہ انسان کبھی ایمن اور مطمئن ہو کر نہ بیٹھ رہے - اسکا منشا ہے کہ انسان خوف وہراس میں اوقات بسر کرے تو کہ ذل عبودیت کی حالت قایم رہے - فرمایا ہیضہ خدا تعالیٰ کی تلوار ہے بہت بہت دعائیں مانگو کہ اللہ تعالیٰ اس سے اس گاؤں کو محفوظ رکھے - اسلئے کہ مخالفوں کے نزدیک اور جگہوں کے لوگ تو شہید ہوتے ہیں مگر خدا نہ کرے جو یہاں پڑے تو یہی کہیں گے کہ ان پر غضب الٰہی پڑا۔

تحفۂ گولڑویہ میں بڑے بڑے دقائق معارف بیان فرمائے ہیں - آج فرماتے تھے - خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک الہام ہوا ہے - جسکے یہ معنے ہیں کہ یہ رسالہ بڑا بابرکت ہوگا - اسے پورا کر دیا اور پھر الہام ہوا - قل رب زدنی علما۔

کل بڑا دلچسپ مضمون لکھا ہے یوشع بن نون علیہ السلام سے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوری مشابہت بیان کرکے شیعوں پر ایسی حجت قایم کی ہے کہ اس باطل کے تار و پود ادھیڑ ڈالے ہیں۔

غرض اپنی ضرورت اور ثبوت کو اب قرآن ہی سے ثابت کرنے کی طرف بہت توجہ مبذول فرمائی ہے - اور کما استخلف الذین من قبلہم سے نہ روشن طرح دکھا دیا ہے کہ مسیح موعود ضروری تھا کہ غیر قریش سے ہوتا اور وہ میں ہی ہوں - قرآن کریم سے نیچریوں اور دیگر ان منکران حدیث کے جو حدیث کی بنا پر اس سلسلہ کو ترکیب یافتہ اور اسلئے بے وقعت سمجھتے تھے خوب ہی تسلی کی ہے۔

فرماتے تھے چونکہ مضامین کی آمد بہت ہے اور وہ چاہتی ہے کہ درمیانی سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے اسلئے کہ ٹوٹنے میں بسا اوقات پیش آمد مضمون فوت ہو جاتا ہے - مناسب ہے کہ جمعرات تک یہ نمازیں ظہر اور عصر کی جمع کرکے پڑھی جائیں - چنانچہ آج ایسا ہی ہوا - پچھلے ہفتہ میں بھی ایسا ہی ہوا تھا - یوں ثابت اور صحیح ہو گئی وہ پیشگوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ

تجمع لہ الصلوٰۃ

ثم السلام علیکم وعلی من لدیکم من الاخوان والخلان۔

عاجز عبد الکریم

برادر منشی تاج الدین صاحب یہ خط پڑھکر اور ممکن ہو تو کسی صاحب برادر منشی محمد شادی خان صاحب چوب فروش متصل طبیب سادہ یہاں - سیالکوٹ روانہ کر دیں۔

میں کچھ علیل ہوگیا تھا خط ڈاک میں ڈال نہ سکا آج آپ کا خط - مہر شاہ بے مہر کی انکاری رجسٹریاں اور تین ناپاک اشتہار نکلے - حضرت اقدس علیہ السلام آج ظہر و عصر میں بوجہ درد سر تشریف نہیں لائے - چونکہ تحریک بہت ہے یہہ درد سر بتاتا ہے کہ خدا کا کلام آج نازل ہوگا - ان اشتہاروں خصوصاً گولڑی کے اشتہار سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی غیرت کا جوش بہت دور نہیں - میری بہت سعادت ہے کہ میں بھی اب ان لوگوں کی تحریروں میں برائی کے ساتھ تحریر ہوتا ہوں۔

وذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء

حضرت نے ایک دن فرمایا اب تو آپ بھی ہمارے ساتھ گالیوں میں شامل ہوگئے - بڑا ثواب ہے

آج مفتی صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ شہر لاہور میں پھر ہیضہ شدۃ سے شروع ہوگیا ہے اللہ تعالےٰ ہماری جماعت پر فضل کرے - بھائیوں کو تاکید کردیں کہ وقتوں کو ضائع نکریں استغفار بہت پڑہیں - واللّٰہ معکم -

عاجز عبد الکریم - بعد از نماز عصر ۷ تاریخ ستمبر

---

۸ قادیان ۹ ستمبر ۲ بجے بعد ظہر

برادرم مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ آپ کا خط پڑھ کر حضرت اقدس علیہ السلام نے قبل از نماز ظہر بڑی لطیف تقریر کی - اور مجھے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ ہو رہا ہے ۔ ادلہ آثار کے موافق ہو رہا ہے - ضروری تہا کہ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے ان آثار کی صداقت پر مہر لگا دیتے جن میں لکھا ہے کہ مہدی موعود کے وقت بڑا شور برپا ہوگا اور اسکو سلف وخلف کے عقائد کے خلاف باتیں بنانے والا کہکر کافر ٹھیرایا جائے گا - اسوقت ہمارے احباب کو ایسا ہی صبر کرنا چاہئے جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ معظمہ میں کیا - کوئی حرکت ان سے ایسی سرزد نہ ہوئی جو انہیں حکام تک پہنچاتی - اسوقت کسی پر بھروسہ نکریں کہ فلاں شخص ہماری مدد کریگا یا در کہیں اسوقت خداوند جل وعلا کے سوا کوئی ولی ونصیر نہیں -

غرض اس امر کی یعنی صبر کی از بس تاکید فرمائی -

بطرا لمباچوڑا اشتہار کسی شیخ عبد الرحمن کشمیری بازار لاہور کا شائع کیا ہوا ابھی ملا - حضرت اقدس نے اسپر فرمایا - اب ہماری باتیں ان لوگوں کو سمجھ میں نہیں آتیں اور حقیقت جب تک آسمان سے نور نازل ہوکر قلوب کو فہم نہ بخشے کوئی نہ سمجھا سکتا ہے اور نہ کوئی سمجھ ہی سکتا ہے - یہ ایام ابتلا کے ایام ہیں پھر فرمایا کیا ہی سچ ہے کہ خدا تعالےٰ کے اولیا سے جنگ کرنے کے سبب سے نہ صرف ایمان ہی سلب ہو جاتا ہے بلکہ عقلیں بھی سلب ہو جاتی ہیں - اسوقت جو بولتا ہے یہی بولتا ہے اور بیسیوں خط اطراف سے اس مضمون کے آئے ہیں کہ مہر شاہ نے مرزا صاحب کی ساری شرطیں منظور کرلیں پھر وہ مقابلہ کے لئے کیوں نہ آئے - اللہ اللہ ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے - کوئی غور کرتا ہی نہیں کہ اصل بات کیا ہے -

الحاصل خلاصہ اور اہم اور لب لباب امر ساری تقریر کا یہ ہے کہ صبر کرو اور زبان اور ہاتھ سے صدق اور صبر کے خلاف کوئی بات اور حرکت ظاہر نہ کرو -

برادر مفتی صاحب یہ خط پڑھ کر اور سنا کر ازراہ کرم میر حامد شاہ صاحب کے نام سیالکوٹ روانہ فرمادیں - اور میرے مکتوب الیہا میرے سارے احباب کی خدمت میں میرا سلام عرض کردیں - اور میرے لئے مخصوصاً خلوص قلب سے دعا کریں کہ مجھے اعلائے کلمۃ اللّٰہ کی توفیق بیش از بیش عطا ہو -

عاجز عبد الکریم

(مکرم معظم جناب شیخ رحمۃ اللہ صاحب کے نام) مفتی صاحب یہ خط شیخ صاحب کو پہنچا دیں

۵ قادیان ۸ ستمبر ۱۹۰۰ء ۱۲ بجے دن کے

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ - آپ کے خط کے جواب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا " میں اس ابتلا میں ان کے لئے بہت دعا کرتا ہوں - اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی - درحقیقت ابتلا بڑی رحمت کا موجب ہوتی ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہوکر اور چاروں طرف سے کٹ کر اسی اکیلے سبب ساز کی طرف توجہ ہوجاتی ہے اور ادھر سے الوہیت اپنے فضلوں کے لشکر لیکر اسکی تسلی کے لئے قدم بڑھاتی ہے - میں ہمیشہ یہ سنت انبیا علیہم السلام اور سنت اللہ میں دیکھتا ہوں کہ جسقدر اس گرامی جماعت کی رافت ورحمت ابتلا کے وقت اپنے خدام کی نسبت جوش مارتی ہے آرام وعافیت کے وقت وہ حالت نہیں ہوتی -

حضرت کو کل درد سر کے وقت بار بار یہ الہام ہوا - انی مع الافواج اتیک بغتۃً یعنی میں امیروں کیساتھ تیری طرف اچانک آؤنگا - اس الہام سے بشارت ملتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اب امیروں کو اس آسمانی سلسلہ کیطرف توجہ دلانی چاہتا ہے -

تحفہ گولڑویہ میں بہت سے اچھوتے اسرار لکھے ہیں امید ہے کہ بہت سے سعید اس سے مستفید ہونگے -

رات مولوی نورالدین صاحب سے میں نے اس آیت کے معنے پوچھے وما کان لبشر ان یکلمہ اللّٰہ الا وحیا او من وراء حجاب - او یرسل رسولا - الآیہ - مولوی صاحب نے کہا کہ اس پر بہت سا جھگڑا ہوا - حضرت نے فرمایا قبل اس کے کہ اس آیت کے حل کی طرف ہم متوجہ ہوں ہم عملاً دیکھتے ہیں کہ تین ہی طریق ہیں خدا تعالےٰ کے کلام کرنے کے چوتہا کوئی نہیں (۱) رؤیا (۲) مکاشفہ (۳) وحی پھر بہت غور کے بعد ہاں نماز عشا سے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا مولوی صاحب! اس آیت کے معنے خوب کھل گئے ہیں - من وراء حجاب سے مراد رؤیا کا ذریعہ ہے من وراء حجاب کے معنے یہ ہیں کہ اسپر استعارے غالب رہتے ہیں - جو حجاب کا رنگ رکھتے ہیں اور یہی رؤیا کی ہیئت ہے یرسل رسولا سے مراد مکاشفہ ہے - رسول کا تمثل ہی مکاشفہ میں ہی ہوتا ہے اور مکاشفہ کی حقیقت یہی ہے کہ وہ تمثلات ہی کا سلسلہ ہوتا ہے - اسکے بعد بڑے جوش اور خوشی سے فرمایا کہ قرآن کریم کیسے کیسے حقیقی اور عظیم علوم بیان فرماتا ہے - اس آیت کے ہمرنگ انجیل و توریت میں تو ڈھونڈ کر لاؤ - مولوی صاحب نے پوچھا تہا اس تفسیر سے پہلے کہ من وراء حجاب سے یہ مطلب ہو کہ خدا تعالےٰ کا نظر آنا کوئی ضروری نہیں - فرمایا یہ مطلب ہی نہیں - یہ معنی ہی رؤیا کے ہیں - اور لفظ من وراء حجاب نے تو حقیقت رؤیا کے فلسفہ کی بیان کی ہے -

غرض جس بات نے ہمیں لطف دیا اور ہمارا سینہ اس صدق کے خیال سے بھر گیا کہ لاریب یہ انسان من جانب اللہ ہے وہ یہ ہے کہ پہلے اپنا ذاتی تجربہ بتایا - اور پھر آخر کار کتاب اللہ سے بھی اسی کی صداقت ثابت ہوئی - اور ثابت ہوا کہ ہم لوگوں کے علم خواہ ہم میں بڑے بڑے ہوں ان حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں -

اسوقت ابر محیط ہے - ہوا جاڑے کی طرح خنک چل رہی ہے - خدا تعالےٰ کا بڑا فضل ہے قادیان میں اگست کے گندے مہینہ کا کوئی رنگ اللہ تعالےٰ نے ہمیں نہیں دکہایا - اپریل کی طرح گزر رہا ہے خفیف سا ترشح ابھی صبح ہوا -

یہ خط آپ منشی تاج الدین صاحب کو ارسال کردیں اور وہ پڑھ کر جلدی میر حامد شاہ صاحب کو ارسال کردیں اور میر حامد شاہ صاحب ازراہ کرم میرا پہلا خط منشی محمد شادی خاں سے لیکر جو ابھی منشی تاج الدین صاحب کے توسط سے سیالکوٹ پہنچا ہے مع اس خط کے برادر خلیفہ نورالدین صاحب کو جموں ارسال فرمادیں -

سب بھائیوں کو سلام

عاجز عبد الکریم

مخدوم الملت پر حضرت خلیفۃ اللّٰہ

مخدوم الملت رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی کیا رائے تھی اور غالباً اس حیثیت میں اسکا کسیقدر نمونہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے مفصل بحث بھی آپکی لائف میں ہی ہوگی تاہم خلاصۃً ذکر ضروری تھا

(۴) حبی فی اللہ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی مولوی صاحب اس عاجز کے یک رنگ دوست ہیں اور مجھ سے ایک سچی اور زندہ محبت رکھتے ہیں اور اپنے اوقات عزیز کا اکثر حصہ انہوں نے تائید دین کے لئے وقف کر رکھا ہے ان کے بیان میں ایک اثر ڈالنے والا جوش ہے اخلاص کی برکت اور نورانیت انکے چہرہ سے ظاہر ہے - میری تعلیم کی اکثر باتوں سے وہ متفق الرائے ہیں مگر میرے خیال میں ہے کہ شاید بعض ہی نہیں لیکن اخویم مولوی نورالدین صاحب کے انوار صحبت نے بہت سا نورانی اثر انکے دل پر ڈالا ہے اور نیچریت کی اکثر خشک باتوں سے وہ بیزار ہوتے جاتے ہیں اور درحقیقت میں بھی اسبات کو پسند نہیں کرتا کہ الٰہی کتاب کے واقعی اور سچے منشاء کی مخالف نیچر کے ایسے تابع ہو جائیں کہ گویا کامل ہادی ہمارا وہی ہے میں ایسے حصہ نیچریت کو قبول کرتا ہوں جسکو میں دیکھتا ہوں کہ میرے مولیٰ اور ہادی ذاتی کتاب قرآن کریم میں اسکو قبول کرلیا ہے اور سنت اللہ کے نام سے اسکو یاد کیا ہے میں اپنے خداوند کو کامل طور پر قادر مطلق سمجھتا ہوں اور اسی بات پر ایمان لاچکا ہوں کہ وہ جو چاہتا ہے کر دکہاتا ہے اور اسی ایمان کی برکت سے میری معرفت زیادت میں ہے اور محبت ترقی میں مجھے بچوں کا ایمان پسند آتا ہے اور فلسفیوں کے بوڑے ایمان سے میں متنفر ہوں - مجھ کو یقین ہے کہ مولوی صاحب اپنی محبت کے پاک جذبات کی وجہ سے اور بھی بہرنگی میں ترقی کرینگے اور اپنے بعض معلومات میں نظر ثانی فرمائیں گے +

یہ تو وہ ابتدائی حالت تھی جب کہ مخدوم الملتہ نئے نئے اس سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اس تحریر میں جہاں اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاف گوئی آپ کی صداقت کی دلیل ہے وہاں خود حضرت مخدوم الملتہ کی راستی پسند طبیعت کا پتہ لگتا ہے اور خصوصاً آخری حصہ کہ

"مجھے یقین ہے کہ مولوی صاحب اپنی محبت کے پاک جذبات کی وجہ سے اور بھی ہم رنگی میں ترقی کریں گے"

ایک پیشگوئی ہے جو مولوی صاحب موصوف کی روحانی مدارج کی ترقیات کے متعلق ہے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے موافق مخدوم الملتہ نے جو ترقی کی وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام

مسلمانوں کا لیڈر

رکھا۔ اور حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام نے بھی بارہا اپنی تحریروں اور تقریروں میں آپ کا ذکر نہایت ہی قابل قدر الفاظ میں فرمایا۔ ایک مقام پر لکھا

"اور حضرت ممدوح سے دوسرے درجہ پر حبی فی اللہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہیں اور انکو تو پہلے سے ہی خدا تعالیٰ نے دنیا کے مناصب و رجاہ طلبی کی مناسبت نہیں دی مگر اب وہ بالکل دنیوی خیالات کو بھی استعفا دیکر اس دروازہ پر بیٹھے ہیں اور دن رات اپنے دماغ سے فوق الطاقت کام لیکر خدمت دین کر رہے ہیں اور جمعہ کی نماز میں بہت سے حقایق و معارف قرآن شریف بیان کرتے ہیں اور مسلمانوں کو فائدہ پہونچاتے ہیں"

اس سے بڑھکر مولوی صاحب ممدوح کے لئے کیا قابل ناز اور واجب الفخر امر ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں نمازوں کا امام مقرر فرمایا۔

بہرحال حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام نے آخری تحریر جو آپ نے مولوی صاحب ممدوح کے [illegible] جو بطور سنگ مزار مولانا ممدوح کی قبر پر لگایا جاوے گا۔ اس سے اس تعلق اور محبت کا پتہ خوب لگتا ہے جو حضرت ممدوح کو مرحوم سے اور مرحوم کو حضرت خلیفۃ اللہ سے تھا۔ اگرچہ وہ پہلے چھپ چکا ہے مگر یہاں اس کا اندراج بھی ضروری [illegible]

کے تواں کردن شمارِ خوبیٔ عبدالکریم
آنکہ جان داد از شجاعت بر صراطِ مستقیم
حامیٔ دین آنکہ یزدان نام او لیڈر نہاد
عارفِ اسرارِ حق گنجینۂ دینِ قویم
صدق ورزید و بصدق کامل اخلاص خویش
او بر رحمت شد اندر درگہِ ربِ علیم
گرچہ جنسِ نیکواں این چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با این صفا دُرِّ یتیم
مدتے در آتشِ ہجر فرو افتادہ بود
این کرامت بین کہ از آتش برون آمد سلیم
زین عجبتر آنکہ او در صحتش در چند روز
مظہرِ اسرارِ حق شد عارفِ رازِ قدیم
گوہرش چون آب و تابے داشت از فہم رسا
ہرچہ ما گفتیم داخل شد دران طبعِ فہیم
دل بدرد آمد ازیں ہجران یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعلِ خداوند کریم
آہ۔ روز چارشنبہ بود بر ما سخت تر
زاتشِ سوزان ہجوا زما شد جدا یارِ صمیم
داغِ ہجران داد وہ ہفتے جمل از عمرِ خویش
ماہِ شعبان بود چون پیش آمد این فرخ الیم
این حدی کو بدر را مانند بادِ صاحبِ کمال
بود زو بستند و سوم در وفتن این حشرِ عظیم
منتشر شد چون بود اخلاص و وفا و اتقا
شد و صالش ہمدرین تاریخ از فضلِ حکیم
اے خدا بر تربت او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم
نیز مارا از بلاہائے زمان محفوظ دار
تکیہ گاہِ ما توئی اے قادرِ ربِ رحیم

مرحوم کی وفات پر عام رائے

مخدوم الملتہ کی لائف کا ایک حصہ مندرجہ بالا عنوان بھی ہوگا اسکے لئے بطور نمونہ میں لاہور کے ایک معزز اخبار پنجہ فولاد کا ایک مراسلہ درج کرتا ہوں

ایڈیٹر

مولوی عبدالکریم صاحب کی قادیان میں وفات

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جامِ دہر مئے کل من علیہا فان

افسوس کہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو قادیان میں داعی اجل کو لبیک کہا اور ان کے طائر روح نے ناپائیدار دنیا کو یہ شعر عرفی مرحوم کا سناکر بعالم آخرت پرواز کیا۔ ع

مشتاب اے غم دنیا کہ بکردم نرسی
بکن از دور وداعم کہ شتابان رفتم

مولوی صاحب جوان عمر تھے۔ اور سیالکوٹ کشمیری محلہ میں آپ کا مکان بالمقابل مکان راقم کے تھا۔ عہد طفولیت میں ہی عجیب قسم کے ذہین تھے۔ محلہ کے لڑکوں میں کبھی کھیل و کود میں شامل نہیں ہوتے۔ پہلے مرحوم سر سید کی تہذیب الاخلاق کے گرویدہ بنے رہے۔ پھر مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہوکر ایسے منہمک اور فنا فی البیعت ہوئے کہ وطن سے ہجرت کرکے وہاں ہی سکونت اختیار کرلی اور آخر مرزا صاحب کے قدموں میں ہی جان قربان کردی۔ ان کی زندگی لہو و لعب سے برکنار رہی علمی مجلس کے مشتاق تھے۔ ابتدا میں شعر و سخن کا شوق رہا۔ جب آپ نے پہلے پہل لاہور کو دیکھا تو لاہور کی تعریف میں ایک دلکش نظم فارسی کی لکھی جس میں علاوہ اور صفتوں کے یہ بھی ثابت کیا گیا کہ لاہور کا نام دو زبان سے مرکب ہے لا بزبان عربی۔ ہور بزبان پنجابی۔ یعنی ایسا اور نہیں ہے اس نظم کا اسوقت صرف ایک شعر راقم کو یاد ہے۔

ماہر و یان بلدۂ لاہور
دل صافی ربودہ اند بجور

صافی آپ کا تخلص تھا۔ آپ کی ایک غزل فارسی کی راقم کے پاس ہے جو کسی آیندہ پرچہ میں شائع ہوگی۔ ایکدفعہ سیالکوٹ میں چند احباب کا مجمع تھا۔ اور اس شعر کا تذکرہ ہو رہا تھا + بھلا کیونکر کوئی تجربہ سے کرے۔ لے + کہ دن کی دوستی اک پل میں توڑ دی + کریلے۔ کدو۔ توری سبزیات کا نام لے کر شاعر نے مضمون باندھا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم نے بھی ایک شعر سنایا (یہ معلوم نہیں کہ ان کا اپنا شعر ہے یا کسی اور شاعر کا)

صاف سینا دیکھ کر دزن کو میں سینا گیا
کچھ تو سینے وہ لگی اور کچھ تو میں سینے لگا

راقم کو بھی ایک شعر مولوی سراج الدین احمد ایڈیٹر اخبار زمیندار کا (انکے والد مرحوم کی زبان سے جو راقم کے مہربان تھے سنا تھا) یاد تھا جسکو سن کر مولوی صاحب بہت ہی محظوظ ہوئے اور بار بار پڑھتے تھے اور داد دیتے تھے۔ شعر مذکور یہ ہے

ہے کمخواب سے ہونا اپنا خاصہ
فراق یار میں نینوں کو ململ

کمخواب۔ خاصہ۔ نینون۔ ململ کو کس طرح جدائی کے پیرایہ میں ادا کیا گیا ہے۔

اکثر موسم گرما میں پچھلے پہر رات کے وقت جب آپ اپنی کوٹھی پر اس مشہور قصیدہ کو (مرحبا سید مکی مدنی العربی) اپنے شوق میں پڑھتے تھے۔ تو محلہ والے لوگ تاثیر آواز سے جو جادو سے کم نہ تھی۔ چونک پڑتے تھے۔ ایک دفعہ اس شعر پر ؎ شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت۔ بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

میرا ایک مہمان وجد کی حالت میں بیخود ہوگیا آپ کی خوش الحانی وجادو بیانی یادکر کرکے بے اختیار دل سے یہ شعر نکل جاتا ہے

؎ آنانکہ بصد زبان سخن گفتندے
آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

مولوی صاحب جس وقت سیالکوٹ کے مہاراجہ والے بازار کے چونک میں باواز بلند قرآن شریف پڑھ کر وعظ کرتے تھے۔ عام ہندو مسلمان عیسائی جمع ہو جاتے اور شوق سے سنتے تھے۔ قرآن شریف کے عاشق دالدہ تھے۔ افسوس کہ ضعیف العمر والدین کے اکلوتے فرزند تھے۔ اور جہاں تک راقم کو معلوم ہے (اگرچہ قادیان چلے جانے کے بعد پھر ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا) مرحوم لاولد تھے۔ مرزا صاحب اور جماعت احمدی کو ان کی دائمی جدائی کا سخت صدمہ ہوا ہے اور ان کے دوستوں اور عام مسلمانوں کو عموماً سخت قلق ہے۔ مرزا صاحب کی طرف سے ہرچند دوا اور دعا کی گئی۔ مگر مقدر مبدل نہیں ہوسکتا۔ چون مبدل شد اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج۔ زمانہ کئی انقلاب دیکھنے کے بعد کبھی جاکے اس دل و دماغ کا دوسرا پیدا کریگا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ؎

یہ چمن یوں ہی رہیگا اور ہزاروں جانور
اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

خداوند تعالےٰ مرحوم کو مغفرت کرے اور اس کے متعلقین کو صبر جمیل بخشے۔

راقم لدھا خاں از گھرٹل ضلع سیالکوٹ

جملہ ڈاکٹر صاحبان و حکماء ہندوستان توجہ فرماویں

[illegible] اگر کھوٹا ہے تو صراف کی نظر چڑھ کر

خدائے کریم و رحیم کی بے اندازہ فیاضی ہے کہ مجھ جیسا ناچیز ملک کے اولی الابصار کی نظر میں اس محبت سے دیکھا جائے جسکی مثال ہندوستان جیسے ملک میں ملنا اگر ممکن نہیں تو قریباً محال ضرور ہے اور یہ محض خدائے تعالے کا فضل ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مفرح عنبری کو تیار کرکے جب اس بزرگ جماعت ڈاکٹران و حکماء ہندکو توجہ دلائی گئی کہ یہ ایک بے نظیر و لاجواب دوائی آپکے ملک میں تیار ہوتی ہے جسکا مقابلہ یورپ کی کوئی پیٹنٹ دوائی بھی جو تاحال اس غرض سے اس ملک میں آچکی ہیں نہیں کرسکتیں اور نہیں کرسکیں۔ تو اول اول جیسا کہ قاعدہ ہے میری عرض پر کچھ زیادہ توجہ نہ کیگئی لیکن جب رفتہ رفتہ ملک میں چاروں طرف مفرح عنبری کی شہرت ہوئی اور اس کے استعمال کرنیوالے

[illegible] بزرگ اسکے ہمدرد [illegible] حوصلہ افزائی کیلئے کمربستہ ہوگئے [illegible] مبارک جماعت [illegible] توجہ مبذول فرمائی رفتہ رفتہ [illegible] ہندوستان بھر میں جو شہرت کا دقیقہ باقی رہ گیا تھا وہ اس قابل فخر جماعت کی طفیل اسکے فضل سے پورا ہوگیا۔ اس بات [illegible] جرأت نہیں کرتا۔ اور نہ کرسکتا ہوں کہ خدانخواستہ آپ [illegible] عمدہ دوائی بنانا آتا نہیں بلکہ آپ جانتے نہیں جیسا کہیں کہ خداوند کریم کی عنایت سے آپ ہر طرح اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹری جماعت میں داخل ہیں اور اپنے فرایض کی انجام دہی میں [illegible] ساتھ ہی اس [illegible] کو اسکی ضرورت [illegible] ہر ایک [illegible] کا کام ہر وقت مریضوں کا علاج

کرنا ہے۔ خواہ وہ اپنے وقت ارسطاطالیس۔ جالینوس۔ بوعلی سینا ہی کیوں نہ ہو۔ ہمیشہ ہر ایک عمدہ چیز کی ضرورت ہے اور ہر ایک [illegible] پاک دل طبیب کو اسکی تلاش ہی رہتی ہے چنانچہ بزرگان ذیل کا شکریہ نہایت ادب سے کرتا ہوں جنہوں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا اور جنہوں نے بڑی توجہ سے کام لیکر میری عرض کو جگہ دی۔ خود فائدہ اٹھایا مجھے فائدہ ہوا۔ اور مریضوں پر احسان کیا آیندہ کیلئے ایک اتحاد قائم ہوگیا اور جو ذاتی فائدے ہیں وہ علیحدہ۔ میرے پاس کافی الفاظ نہیں کہ اس مختصر میں انکا شکریہ ادا کرسکوں۔ البتہ مکمل رپورٹ میں انشاء اللہ مفصل ذکر خیر کرونگا۔ یہاں صرف اسمائے گرامی ان پاک دل ہمدردوں کے شکریہ کے ساتھ عرض کرتا ہوں جو یہ ہیں۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب انچارج مین ڈسپنسری نرسنگھ پور
جناب ڈاکٹر محمد رحمٰن یاپوں ضلع مولمین
جناب ڈاکٹر احمد علی صاحب [illegible]
جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب [illegible] ناگپور
جناب ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ [illegible] اسلام ناگپور
جناب ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب [illegible] ضلع گوداوری
جناب ڈاکٹر مولا چند صاحب [illegible] ضلع رائے پور
جناب ڈاکٹر محمد حمید حسین صاحب [illegible]
جناب ورگاہی بخش صاحب [illegible] ریاست ریوان
جناب ڈاکٹر مریرام صاحب [illegible] ضلع الہ آباد
جناب ڈاکٹر عبداللہ خانصاحب پورنیہ بنگال
جناب ڈاکٹر عبد الحمید خانصاحب ضلع رانچی
جناب ڈاکٹر ناداچرن سرکار چیف میڈیکل ڈسپنسری [illegible] بنگال
جناب ڈاکٹر۔ ایس امین الدین صاحب [illegible] سمگا ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب مین ڈسپنسری [illegible] ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب [illegible] ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر عبد الفتاح خانصاحب [illegible] ناگپور
جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر کریم صاحب [illegible] بنگال

جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] ضلع ناگپور
جناب ڈاکٹر سید [illegible] علی صاحب [illegible] ڈسپنسری [illegible]
جناب ڈاکٹر [illegible]
جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر شیخ [illegible] صاحب ریاست [illegible] ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر غلام [illegible] صاحب [illegible]
جناب ڈاکٹر [illegible] علی صاحب [illegible]
جناب ڈاکٹر سید احمد علی صاحب [illegible] ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible]
جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible]
جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible]
جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible]
جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب ریاست [illegible] ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] ضلع [illegible]
جناب حکیم [illegible] حسین خانصاحب ضلع ساگرہ
جناب حکیم سید سلطان حسین رضوی [illegible] ریاست کوٹہ
جناب حکیم سید احمد علی صاحب دہلی [illegible]
جناب حکیم [illegible] الدین صاحب [illegible] ریاست پٹیالہ
جناب حکیم [illegible] علی صاحب ریاست [illegible]
جناب حکیم محمد سلطان صاحب [illegible] ضلع [illegible]

جناب حکیم محمد صدیق صاحب جیلانی نجیب آباد [illegible]
جناب حکیم محمد عزیز الرحمٰن صاحب ضلع باریسال
جناب حکیم عبد اللطیف صاحب [illegible] ضلع ناسک
جناب حکیم حافظ سید عبد الکریم صاحب ضلع دیناجپور
جناب حکیم عبد الرزاق صاحب ضلع دیناجپور
جناب حکیم کرامت علی صاحب [illegible] ضلع پورنیہ
جناب حکیم سید عبد الرحیم صاحب [illegible]۔ مدراس
جناب حکیم عبد الجلیل صاحب [illegible] ضلع سیتاپور
جناب حکیم امیر الحسن صاحب [illegible] ضلع پورنیہ
جناب حکیم کرامت حسین صاحب ضلع پورنیہ
جناب حکیم محمد سالار صاحب قاضی سرکار [illegible]
جناب حکیم رحیم بخش صاحب [illegible] پورنیہ
جناب حکیم محمد عبد المجید صاحب [illegible] ضلع پورنیہ
جناب حکیم عشرت علی خانصاحب [illegible] ضلع [illegible] بنگال
جناب حکیم حافظ نعمت علی صاحب رنگون
جناب سید عبد القیوم صاحب سکندر نگر [illegible]
جناب حکیم ناظم حسین صاحب [illegible]
جناب حکیم محمد [illegible] حسین صاحب [illegible] سرائے [illegible]
جناب حکیم سید لیاقت حسین صاحب [illegible]

آمدم برسر مطلب مفرح عنبری میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں کوئی [illegible] چیز از قسم کشتہ وغیرہ ہرگز نہیں ملایا جاتا اسلئے میں زور سے کہتا ہوں کہ آجکل کی قریباً کل مشتہر پیٹنٹ مفوی ادویات ہیں خواہ وہ یورپ کے کسی کونہ سے آتی ہوں یا ہندوستان کے کسی فرضی جنگل سے نکلی ہوں اس کے مقابلہ میں [illegible] ہی حاصل نہیں کرسکتیں اب اسے ختم کرکے بڑے شوق سے آپکے آرڈر کا منتظر ہوں۔

بصد آرزو کا خادم حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت لاہور